میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر قرن اولیٰ سے آج تک اکابرین امت کی آراء پر مشتمل نادر مجموعہ
میلاد النبی ﷺ
اور
اکابرینِ امت
پروفیسر ڈاکٹر محمد مظفر عالم جاوید صدیقی
ایم اے اردو، ایم اے (پرشین)، ایم او ایل (پنجاب)
فاضل السنہ شرقیہ، پی ایچ ڈی
صدر شعبہ ادبیات اردو
گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد۔
مکتبہ القریش ۰ چوک اردو بازار ۰ لاہور

میلاد النبیؐ کے موضوع پر قرون اولیٰ سے آج تک اکابرین امت کی
آراء پر مشتمل نادر مجموعہ

میلاد النبیؐ اور اکابرین اُمت

ڈاکٹر مظفر عالم جاوید صدیقی

ایم۔اے (اردو)' ایم۔اے (پرشین)' ایم۔او۔ایل (پنجاب)
فاضل السنہ شرقیہ' پی ایچ۔ڈی

صدر شعبہ ادبیات اردو
گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد

مکتبہ القریش' چوک اردو بازار لاہور۔2

نام کتاب: میلاد النبیؐ اور اکابرین امت
مصنف: پروفیسر ڈاکٹر محمد مظفر عالم جاوید صدیقی
ناشر: مکتبہ القریش۔ چوک اردو بازار لاہور
مطبع: نیر اسد پرنٹرز لاہور
تعداد: 1100
اشاعت اول: 30 جولائی ۱۹۹۵ء بمطابق یکم ربیع الاول 1416ھ
قیمت: 50 روپے

مکتبہ القریش، قذافی مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

فہرست مندرجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ **قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحو ھو اخیر مما یجمعون**○ (یونس ۵۸) ترجمہ: فرما دیجئے یہ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت سے ہے اس پر خوشی منائیں وہ ان سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

اس کائنات ارضی میں جب زبردست کی بادشاہی اور زیردست کی بربادی کے دن تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بجائے بتوں کی پرستش ہو رہی تھی جہالت کی تاریکی چاروں طرف چھا چکی تھی رسومات قبیحہ کا اذہان و قلوب پر تسلط تھا اور ہدایت و صداقت قصہ پارینہ بن چکے تھے۔ ایسے کٹھن وقت میں اس وحدہ لا شریک نے نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیائے آب و گل میں انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے بھیجا۔ جن کا نور اللہ کریم نے سب سے پہلے پیدا فرمایا تھا۔ آپ کی تشریف آوری سے انسانی زندگی میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ آپ نے رنگ و نسل کے تمام امتیازات ختم کر کے اتحاد و یگانگت اور اخوت و محبت کا ایسا مضبوط رشتہ قائم فرمایا جس سے آقا و غلام اور عربی و عجمی کا امتیاز جاتا رہا۔ انصاف اور معاشی مساوات کا سبق سکھا کر تہذیب و معاشرت کی اصلاح کر کے ایسا بے مثال معاشرہ تشکیل دیا جس کی نظیر اس کرہ ارضی میں نہیں ملتی۔ اس لحاظ سے اس دنیا میں آپ کی تشریف آوری کا دن بڑا اہم اور یادگار دن ہے اس دن کی قدر و منزلت ہر احسان شناس دل میں موجود ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس مسلمان کے دل میں آپ کی محبت موجزن نہیں وہ اپنے دعویٰ ایمان میں جھوٹا ہے ارشاد رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک اپنے دعویٰ ایمان میں صادق نہیں ہے جب تک وہ میری محبت کو اپنے باپ' اپنے بیٹے اور دنیا کے سب لوگوں کی محبت پر ترجیح نہیں دیتا" (بخاری صفحہ ۷' نسائی مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت و عقیدت کا تقاضا یہی ہے کہ ہر مسلمان آپ کے یوم ولادت باسعادت کے موقع پر بالخصوص اور سارا سال بالعموم فرحت و سرور کا اظہار کرے ارشاد خداوندی ہے:

اے لوگو! تمہارے پاس رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت' ایمان والوں کے لئے فرما دیجئے! اس کے فضل اور اسکی رحمت سے اسپر چاہئے کہ وہ خوشی کریں' وہ بہتر ہے اس سے کہ وہ جمع کرتے ہیں۔ (پ ۱۱ع ۱۰)

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر عطا اور ہدایت و رحمت نبی کریمؐ کی آمد کی مرہون منت ہے اور اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت و نعمت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ آیت متذکرہ بالا میں ان سب چیزوں پہ فرحت و انبساط کا حکم مضمر ہے یہ وہ نعمتیں ہیں جو ہر نعمت و دولت سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی جس قدر بھی خوشی منائی جائے اور آپ کی رحمتوں اور برکتوں کا ذکر کیا جائے' کم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پہ ارشاد فرمایا:

"میں محمد ہوں' عبداللہ کا بیٹا اور عبدالمطلب کا پوتا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو مجھے اچھے گروہ میں بنایا یعنی انسان بنایا' انسانوں میں گروہ پیدا کئے۔ عرب اور عجم اور مجھے اچھے گروہ یعنی عرب سے بنایا۔ پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے قبیلے قریش میں بنایا پھر قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان میں پیدا کیا یعنی بنوہاشم میں' پس میں ذاتی طور پر سب سے اچھا ہوں اور خاندان میں بھی سب سے اچھا ہوں" (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود محفل میلاد منعقد فرما کر اپنا حسب نسب ارشاد فرمایا۔ آپؐ کے اتباع میں آپ کی ولادت مقدسہ و مطہرہ کی برکات و ثمرات اور مدح و توصیف یقیناً ایک مستحسن و مبارک عمل ہے۔ یہ ذکر خیر آپؐ کے زمانے سے لے کر آج تک جاری و ساری ہے۔ میلاد النبیؐ کے بیان اور مجالس میلاد کے انعقاد کے بارے میں مولوی محمد اعظم لکھتے ہیں:

"زمانہ صحابہ و خیر القرون میں ذکر میلاد النبیؐ اس انداز سے تھا کہ کوئی عالم جب اس کا جی چاہتا یا لوگ اس سے پوچھتے تو کسی مقام یا مجلس میں حسب مناسبت وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تولد فرمانا اور ان ایام کے عجائبات و ظہور غرائبات و دیگر حالات و معجزات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم از ابتداء تا انتہا مجملاً یا مفصلاً

بحسب مصلحت وقت کہہ سناتا اور سامعین بتوجہ خاطر سنا کرتے' اور اپنا ایمان تازہ کرتے"۔ (۱)

محافل میلاد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ اور اسکی برکات' حلیہ مبارک کی تفصیلات' رضاعت و بچپن جوانی اور ازدواج' بعثت و نبوت' معراج اور دیگر معجزات خصائل و شمائل' غزوات' وفات اور دیگر جملہ محامد جلیلہ و محاسن جمیلہ کو بیان کیا جاتا ہے۔ محافل میلاد کا انعقاد دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عقیدت و محبت کے اظہار و خیر خواہی اور حصول ثواب نیز استمداد و شفاعت طلبی کے جذبہ کے تحت ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اس قسم کی محافل میلاد میں قیام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور والہانہ لگاؤ کی وجہ سے بڑے ذوق و شوق اور عقیدت و احترام سے کیا جاتا ہے۔ اس کی غایت اولیٰ تعظیم و تکریم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام پیش کرنا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت حرف ندا "یا" کے ساتھ بصیغہ خطاب و صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا ہے۔

ان اوراق میں میلاد اور قیام میلاد کے بارے میں اکابرین امت کی آراء کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے نیز ان اکابرین نے محافل میلاد النبیؐ کے انعقاد سے جو برکات و ثمرات' روحانی و باطنی بالیدگی اور فلاح دارین پائی ہے' اس نعمت کا بیان اور اظہار بھی مقصود ہے تاکہ ہم ان اکابرین کے نقش قدم پر چل کر حب نبویؐ سے اپنے قلوب کو زندہ کر سکیں' نبی کریمؐ رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے امتی بن سکیں اور سنت کے سانچے میں ڈھل کر اتباع مصطفویؐ سے منور ہو جائیں آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

۱۳۳۶۔ بی' پیپلز کالونی نمبر ۱
فیصل آباد

خاکپائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
محمد مظفر عالم جاوید صدیقی
یکم جنوری ۱۹۹۵ء

○○

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
''نہیں'' سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

○

(شاہ احمد رضا خان بریلویؒ)

محدث ابن جوزیؒ (م ۵۹۷ھ / ۱۲۰۱ء)

میلاد کی محافل کے بارے میں محدث علامہ ابن جوزیؒ لکھتے ہیں کہ: ''اہل مکہ و مدینہ' اہل مصر' یمن' شام' اور تمام عالم اسلام شرق تا غرب ہمیشہ سے حضور اکرمؐ کی ولادت سعیدہ کے موقعہ پر محافل میلاد کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپؐ کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجر عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں۔'' (۱)

علامہ ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء)

علامہ ابن تیمیہ محافل میلاد کے سلسلہ میں رقمطراز ہیں:

''بعض لوگ جو محافل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں ان کا یا تو مقصد عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے کہ جس طرح وہ حضرت عیسیٰؑ کا دن مناتے ہیں یا مقصد فقط رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم ہے اگر دوسری صورت ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے عمل پر ثواب عطا فرمائے گا۔'' (۲)

انہوں نے دوسرے مقام پر اسکی وضاحت و صراحت میں لکھا ہے کہ:

''اگر محفل میلاد کے انعقاد کا مقصد تعظیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو اس کے کرنے والے کے لئے اجر عظیم ہے۔ جس طرح میں نے پہلے بیان کیا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ مسلمان ممالک میں محافل میلاد کے انعقاد میں سوائے تعظیم و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی بھی مقصد پیش نظر نہیں ہو سکتا۔ (۳)

امام القراء حافظ شمس الدین ابن الجزریؒ (م ۷۵۱ھ / ۱۳۵۰ء)

میلاد النبیؐ پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرنے کے سلسلہ میں حافظ شمس الدین ابن الجزری نے اپنی کتاب ''عرف التعریف بالمولد الشریف'' میں لکھا ہے:

''کہ ابولہب کو موت کے بعد خواب میں کسی نے دیکھا اور اس سے پوچھا کہ

تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا "عذاب ہو رہا ہے مگر شب دوشنبہ (یعنی پیر کی رات) کو
میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے اور میں اپنی انگلی سے پانی چوس لیتا ہوں"
یہ کہہ کر اس نے انگلی کی طرف اشارہ کیا کیونکہ میں نے اس انگلی کے اشارے سے
اپنی لونڈی ثویبہ کو جب اس نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری
دی تھی، آزاد کر دیا تھا اور اس نے حضور کو دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی تھی۔
غور کیجئے کہ ابولہب جو کافر ہے اور جس کی مذمت قرآن مجید میں بھی آئی ہے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ کی خوشی کرنے کی جزا دی گئی، تو اس مخلص اور
موحد مسلمان کا کیا حال ہو گا، جو نبی کریمؐ کی امت سے ہے اور آپؐ کی ولادت کی
خوشی کرتا ہے اور حضورؐ کی محبت سے سرشار ہو کر حتی المقدور خرچ بھی کرتا ہے۔
مجھے رب ذوالجلال کی قسم اسے اللہ کریم کی طرف سے یہی جزا ملے گی کہ وہ اسے اپنے
فضل و کرم سے جنت نعیم میں داخل فرمائے گا۔ (۴)

حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقیؒ (م ۸۴۲ھ)

حافظ مولانا شمس الدین بن ناصر الدین دمشقیؒ نے اپنی کتاب "مورد الصادی فی
مولد الهادی" میں لکھا ہے: "یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ابولہب ہر پیر کے دن
عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے کیونکہ اس نے نبی کریمؐ کی ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو
آزاد کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے یہ شعر کہے ہیں:

اذا کان ھذا کافرا جاء ذمه
تبت یداه فی الجحیم مخلدا

یہ کافر تھا جب کہ اس کی مذمت کتاب اللہ میں آئی ہے ٹوٹ گئے اس کے دونوں ہاتھ
اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

اتی انه فی یوم الاثنین دائما
یخفف عنه للسرور باحمدا

حدیث میں آیا ہے کہ ہر پیر کے دن اس سے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے کہ اس

فما الظن الذی بالعبد الذی طول عمره
باحمد مسرور اومات موحدا

کیا خیال ہے، اس بندہ مومن کے بارے میں جو حضور کی ولادت کی خوشیاں مناتا رہا
اور توحید و ایمان کی حالت میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ (۵)

امام الحافظ سخاویؒ (م ۹۰۲ھ)

میلاد کے بارے میں امام الحافظ سخاویؒ فرماتے ہیں:
"تمام اطراف و اکناف میں اہل اسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت
کے مہینے میں خوشی کی بڑی بڑی محفلوں کا انعقاد کرتے ہیں۔ اسکی راتوں میں جی بھر کر
صدقہ اور نیک اعمال میں اضافہ کرتے ہیں۔ خصوصاً آپؐ کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر
ہونے والے واقعات کا تذکرہ ان محافل کا موضوع ہوتا ہے جس کے برکات عامہ ان
پر ظاہر ہوتے آئے ہیں۔ (۶)

امام ابن حجر مکی ہیتمیؒ (م ۹۰۹ھ)

میلاد اور اذکار کی محافل جو ہمارے ہاں منعقد ہوتی ہیں اکثر خیر ہی پر مشتمل ہیں کیونکہ
ان میں صدقات، ذکر الہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود و
سلام عرض کیا جاتا ہے۔ (۷)
اس موضوع سے طبعی مناسبت کی بنا پر علامہ ابن حجر نے میلاد النبی کی محافل پر
اسناد کے حوالے سے عربی میں میلاد بعنوان "النعمته الکبری علی العالم بمولد
سید ولد آدم" لکھا ہے۔ اس میں صرف ایسی روایات پر اکتفا کیا ہے جنہیں
متابعات اور شواہد سے تقویت حاصل ہے تاکہ میلاد کے شرکاء کو نبی کریمؐ کے فضائل
و کمالات کی معرفت حاصل ہو۔ (۸)

امام ابو شامہؒ (شیخ امام نوویؒ)

امام ابو شامہؒ فرماتے ہیں کہ: "ہمارے زمانے کا نیا مگر بہترین اختراع آنحضرتؐ کے یوم

ولادت منانے کا عمل ہے۔ اس جشن میلاد میں اس مبارک خوشی کی مناسبت سے صدقہ و خیرات' محفلوں کی زیبائش و آرائش اور اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔ یہ مبارک تقریبات فقراء سے حسن سلوک کے علاوہ امیوں کی نبی کریمؐ سے والہانہ عقیدت و محبت اور اہل محفل کے دل میں آپؐ کی فضیلت و عظمت کی پختگی اور آپؐ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجنے والے کے قلبی شکر و امتنان کا احساس دلاتی ہیں۔" (۹)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ)

میلاد شریف ایک ایسی تقریب مسرت ہے جس میں لوگ جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سراپا نور کے سلسلے میں جو خوش خبریاں احادیث و آثار میں آئی ہیں' اور جو خوارق عادات اور نشانیاں ظاہر ہوئی ہیں انھیں بیان کرتے ہیں پھر شرکائے محفل کے آگے دستر خوان بچھایا جاتا ہے۔ وہ حسب طلب اور بقدر کفایت ماحضر تناول کرتے ہیں اور دعائے خیر کر کے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی تقریب کے اہتمام کرنے والے کو ثواب ملے گا' اس لئے کہ اس میں حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم' شان اور آپؐ کی ولادت باسعادت پر فرحت و انبساط کا اظہار پایا جاتا ہے۔ (۱۰)

ایک اور مقام پر علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ: "میرے نزدیک محفل میلاد کی اصل حدیث میں آپؐ کا یہ عمل ہے کہ آپؐ نے مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادتؐ کی خوشی میں جانور ذبح کئے۔ بعض لوگوں نے آپؐ کے اس عمل کو عقیقہ قرار دیا تھا لیکن عقیقہ تو آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب کر چکے تھے۔ اور عقیقہ زندگی میں دو بار نہیں کیا جاتا۔ اس لئے آپؐ کے اس عمل کو اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ حضور نبی کریمؐ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا کہ اس نے آپؐ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا اور اپنی امت کے لئے بھی اسے مشروع بنانے کے لئے بھی آپؐ نے یہ عمل فرمایا۔(۱۱)

امام احمد بن محمد القسطلانیؒ (م ۹۲۳ھ)

امام احمد بن محمد القسطلانیؒ شارح بخاری لکھتے ہیں:

"ربیع الاول چونکہ نبی کریمؐ کی ولادت باسعادت کا مہینہ ہے لہٰذا اس میں تمام اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں۔ اسکی راتوں میں صدقات اور اچھے اعمال میں کثرت کرتے ہیں۔ خصوصاً ان محافل میں آپؐ کے میلاد کا تذکرہ کر کے اللہ کی رحمتیں حاصل کرتے ہیں۔ محفل میلاد کی یہ برکت مجرب ہے کہ اسکی وجہ سے سال امن کے ساتھ گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر اپنا فضل و احسان کرے جس نے آپؐ کے میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنا لیا۔ (۱۲)

الحافظ ابوزرعہ العراقیؒ

"ان سے محفل میلاد کے بارے میں سوال کیا گیا کہ یہ مستحب ہے یا مکروہ؟ کیا اس کے بارے میں کوئی نص ہے یا کسی ایسے شخص نے کی ہے جس کی اقتداء کی جائے۔ اس کے جواب میں الحافظ ابوزرعہ العراقیؒ نے فرمایا:

"کھانا وغیرہ کھلانا تو ہر وقت مستحب ہے اور پھر کیا ہی مقام ہو گا جب اسکے ساتھ ربیع الاول میں آپؐ کے نور کے ظہور کی خوشی شامل ہو جاتی ہے۔ مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ اسلاف میں سے کسی نے کیا لیکن اس کے پہلے نہ ہونے سے اس کا مکروہ ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ بہت سے کام اسلاف میں نہ ہونے کے باوجود مستحب بلکہ بعض واجب ہوتے ہیں۔" (۱۳)

امام ابو عبداللہ بن الحاجؒ

امام ابو عبداللہ بن الحاجؒ نے بھی اپنی کتاب "المدخل" میں میلاد شریف کے موضوع پر بڑی بالغ نظری اور پختگی سے بحث کی ہے' جس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے میلاد شریف کی خوشی منانے اور اس پر شکر کا اظہار کرنے کی تعریف کی ہے اور اس میں جو حرام اور ممنوع چیزیں شامل ہو گئی ہیں' ان کی مذمت کی ہے۔ (۱۴)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی

"ہمیشہ سے مسلمان ولادت پاک کے مہینہ میں محافل میلاد منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ دعوتیں کرتے ہیں اور اس ماہ کی راتوں میں ہر قسم کا صدقہ کرتے ہیں۔ خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ نیکیاں زیادہ کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔" (۱۵)

نیز ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:
"اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جس نے میلاد کی راتوں کو عید بنایا۔" (۱۶)

ملا علی قاریؒ

ہمیشہ سے اہل اسلام ہر سال (ربیع الاول کے مہینے میں) محفل میلاد منعقد کرتے ہیں اور نبی کریمؐ کی میلاد خوانی کرتے ہیں' جس کی برکت سے ان پر فضل خداوندی کی بارش ہوتی ہے۔ (۱۷) تمام ممالک کے علماء و مشائخ محفل میلاد اور اس کے اجتماع کی اس قدر تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی اس میں شمولیت سے انکار نہیں کرتا ان کی شرکت سے مقصد اس مبارک محفل کی برکات کا حصول ہوتا ہے۔ (۱۸)

امام عمر بن حسن محدث اندلسیؒ

امام عمر بن حسن محدث اندلسیؒ نے ایک روایت لکھی ہے جو درج ذیل ہے:
"حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ' حضور علیہ السلام کے ہمراہ حضرت عامر انصاریؓ کے گھر گئے جبکہ وہ اپنی اولاد اور رشتہ داروں کو حضور علیہ السلام کی ولادت کے حالات تعلیم کر رہے تھے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور فرشتے تمہارے لئے استغفار کر رہے ہیں اور جو شخص بھی تمہارے جیسا کام کرے گا' نجات پائے گا۔" اس روایت سے ثابت ہوا ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت کے تاریخی واقعات دہرانا کسی وقت بھی ہو' اجر عظیم کا موجب ہے اور یہی اس مجلس میلاد کا جزو اعظم ہے اور اسی وجہ سے

اس مجلس کو خیر و برکت کا سبب سمجھتے ہیں اور اسی باعث سے اس کو بہترین عبادت اور کفار ذنوب کا خطاب دیا جاتا ہے۔" (۱۹)

محدث علامہ عثمان بن حسن دمیاطیؒ

میلاد میں وقت ذکر ولادت قیام کے بارے میں فرماتے ہیں:
"نبی کریمؐ کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے کہ جس کے مستحب و مستحسن و مندوب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور قیام کرنے والوں کو ثواب کثیر اور فضل کبیر حاصل ہو گا کیونکہ یہ قیام تعظیم رسالت مآبؐ ہے جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں ظلمات کفر سے ایمان کی طرف لایا۔ اور ان کے سبب ہمیں دوزخ جمل سے بچا کر بہشت معرفت و یقین میں داخل فرمایا۔" (۲۰)

علامہ علی بن برہان الدین حلبیؒ

علامہ حلبیؒ نے لکھا ہے:
"بلا شبہ نبی کریمؐ کے اسم پاک کے ذکر کے وقت قیام کرنا امام تقی الدین سبکیؒ سے پایا گیا ہے۔ جو اس امت مرحومہ کے عالم اور دین و تقویٰ میں اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے زمانے کے مشائخ اسلام نے ان کی متابعت کی ہے۔" (۲۱)
علامہ حلبیؒ نے انسان العیون میں تصریح فرمائی کہ یہ قیام بدعت حسنہ ہے۔" (۲۲)

محدث مولانا عبداللہ سراج مکیؒ

"یہ قیام میلاد بڑے بڑے اماموں میں برابر چلا آ رہا ہے اور اسے آئمہ و حکام نے برقرار رکھا اور کسی نے رد و انکار نہ کیا لہٰذا مستحب ٹھہرا اور نبی کریمؐ کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے۔ اور سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کافی ہے کہ جس چیز کو مسلمان بہتر سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔ (۲۳)

امام سید جعفر برزنجی قدس سرہ العزیز

امام سید جعفر برزنجیؒ اپنے رسالہ عقد الجواہر میں فرماتے ہیں:

"بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا جو صاحب روایت و درایت تھے اس شخص کو مبارک ہو جس کا مقصد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔" (۲۴)

مولانا سید احمد زین دحلان مکیؒ

مولانا سید احمد زین دحلانؒ میلاد کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"میلاد کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہے۔ حضورؐ کی شب ولادت کی خوشی کرنا اور مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس کے وقت کھڑا ہونا اور مجلس شریف میں حاضرین کو کھانا دینا اور ان کے سوا اور نیکی کی باتیں کہ مسلمانوں میں رائج ہیں کہ یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہیں اور یہ مسئلہ مجلس میلاد اور اس کے متعلقات کا ایسا ہے جس میں مستقل کتابیں تصنیف ہوئیں اور بکثرت علمائے دین نے اس کا اہتمام فرمایا اور دلائل و براہین سے بھری ہوئی کتابیں اس میں تالیف فرمائیں تو ہمیں اس مسئلہ میں تطویل کلام کی حاجت نہیں۔" (۲۵)

امام نصیر الدین المعروف بابن الطباخؒ

میلاد نبوی کی خوشی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"جب کوئی آدمی شب میلاد اجتماع، صدقہ و خیرات اور خرچ کرے۔ اور ایسی روایات صحیحہ کے تذکرے کا انتظام ہو جو آخرت کی یاد کا سبب بنیں اور یہ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ہو۔ اس کے جواز میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں ہے اور ایسا کرنے والا مستحق اجر و ثواب ہوتا ہے جب اس کا ارادہ ہی محبت اور خوشی ہو۔" (۲۶)

امام جمال الدین الکتانیؒ

میلاد نبوی کے بارے میں رقمطراز ہیں:-

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن نہایت ہی معظم، مقدس اور محترم و مبارک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود پاک اتباع کرنے والے کے لئے ذریعہ نجات ہے جس

نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا اس نے اپنے آپ کو عذاب جہنم سے محفوظ کر لیا۔ لہٰذا ایسے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا اور حسب توفیق خرچ کرنا نہایت مناسب ہے۔" (۲۷)

امام علامہ مدالقیؒ

امام علامہ مدالقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:-

"قوم کی عادت جاری ہے کہ جب مدح خواں ذکر میلاد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ بدعت مستحب ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی اور حضورؐ کی تعظیم کا اظہار ہے۔ (۲۸)

امام صرصر حنبلیؒ

امام صرصر حنبلیؒ فرماتے ہیں:-

قلیل لمدح المصطفے الخط بالذہب
علی فضتہ من خط احسن من کتب
و ان ینہض الاشراف عند سماعہ
قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب

"مدح مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ بھی تھوڑا ہی ہے جو سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھی جائے اور جو شرف دینی رکھتے ہیں، وہ ان کی نعت سن کر صف باندھ کر سر و قد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں۔" (۲۹)

عبداللہ بن محمد المیر غنیؒ مفتی مکہ مکرمہ

سید الاولین و الآخرین کی ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام کو بہت علماء نے پسند فرمایا ہے۔ (۳۰)

امام ظہیر الدینؒ

امام ظہیر الدین رحمۃ اللہ علیہ میلاد کے بارے میں رقمطراز ہیں:-

"یہ حسن ہے جبکہ اہتمام کرنے والے کا مقصد صالحین کو جمع کرنا نبی امین کی بارگاہ میں ہدیہ صلوٰۃ پیش کرنا اور غرباء و مساکین کو کھانا کھلانا ہو مذکورہ شرط کیساتھ اس حد تک ایسے کام ہر وقت موجب ثواب ہیں۔" (۳۱)

شیخ نصیر الدینؒ

شیخ نصیر الدین میلاد النبی کی تقریبات اور میلاد کے انعقاد کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"یہ عمدہ اجتماع ہے جس کے انعقاد پر ثواب ملے گا' نیک لوگوں کو کھانا کھلانے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اور بارگاہ رسالت' میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے لئے جمع کرنا عبادات کے اجر و ثواب کی زیادتی کا سبب ہے۔" (۳۲)

امام ابو محمد عبد الرحمن بن اسمٰعیلؒ

محافل میلاد کے بارے میں امام ابو محمد عبد الرحمان بن اسماعیل فرماتے ہیں:۔

"ہمارے زمانے کا بہترین نیا کام ہر سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن صدقات' خیرات کرنا' زیب و زینت اور مسرت کا اظہار ہے۔ کیونکہ اس میں فقراء پر احسان بھی ہے اور محفل میلاد کرنے والے کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم و تکریم کی علامت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ہے کہ اس نے تمام جہانوں کے لئے باعث رحمت اپنے رسول کو پیدا فرمایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین۔" (۳۳)

حسین ابن ابراہیمؒ مفتی مالکیہ ۔ مکہ

قیام میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں:۔ "ہاں ذکر ولادت کے وقت قیام بہت علماء نے پسند کیا ہے اور یہ قیام حسن ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔" (۳۴)

محمد عمر ابن ابی بکر مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ

محمد عمر بن ابی بکر مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد ہے:۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام واجب ہے۔ کیونکہ روح اقدس حضور معلی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے تو اس وقت تعظیم و قیام لازم ہوا۔ جید علماء اسلام اور اکابر نے قیام کو پسند فرمایا ہے۔" (۳۵)

مفتی محمد بن یحییٰ حنابلہؒ مکہ مشرفہ

محمد بن یحییٰ حنابلہ مکہ مشرفہ نے بھی ذکر ولادت کے وقت قیام کے استحباب و استحسان کی تصریح فرمائی ہے۔ (۳۶)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں میلاد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد شریف میں حاضر ہوا۔ لوگ آپؐ پر درود پڑھتے اور آپؐ کی ولادت کا ذکر کرتے تھے اور ان معجزات کا ذکر کرتے تھے جو آپؐ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے میں نے دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے میں نے ان انوار میں تامل کیا تو معلوم ہوا کہ ان ملائکہ کے انوار ہیں۔ جو ایسی متبرک محافل میں حاضر ہونے پر مقرر ہیں۔ میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔" (۳۷)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ایک دوسرے مقام پر اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم دہلویؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔

"میرے والد ماجد نے مجھے بتایا کہ میں میلاد کے دنوں میں نبی کریمؐ کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکواتا تھا۔ ایک سال بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ آیا تو وہی لوگوں میں تقسیم کر دیئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہی بھنے ہوئے چنے آپؐ کے سامنے پڑے ہیں اور آپؐ بہت ہی خوش اور مسرور ہیں۔" (۳۸)

مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ (م ۱۰۵۲ھ)

میلاد النبیؐ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب کافر تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہو گا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے لیکن چاہئے کہ وہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں یعنی گانے اور حرام باجوں سے خالی ہو۔" (۳۹)

شیخ عبدالحق علیہ الرحمتہ مجلس میلاد میں سلام پڑھنے اور دعا کی مقبولیت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے قابل سمجھوں۔ میرے تمام اعمال فساد نیت کا شکار ہیں البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل اور لائق التفات ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقعہ پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری محبت و خلوص کے ساتھ، تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہو گا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو گی۔" (۴۰)

میلاد کی عظمت و برکات کے سلسلہ میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی "ماثبت بالسنہ" میں لکھتے ہیں:۔

"لیلتہ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلتہ المیلاد بنفس نفیس نبی کریمؐ کے ظہور مبارک سے شرفیاب ہوئی۔ لیلتہ القدر میں حضورؐ کی امت پر فضل و احسان ہے اور لیلتہ المیلاد میں تمام موجودات پر اللہ تعالیٰ نے فضل و احسان فرمایا کیونکہ حضور رحمتہ اللعالمین ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تمام خلائق اہل السموات والارضین پر عام ہو گئیں۔" (۴۱)

جمال الدین محمد بن جار اللہ بن ظہیرہؒ

مولد شریف کی زیارت اور میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"ہر سال مکہ شریف میں ۱۲۔ ربیع الاول کی رات کو (اہل مکہ کا) یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے آئمہ، اکثر فقہا، فضلا اور اہل شہر ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں فانوس، اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں وہاں جا کر تولد شریف کے موضوع پر خطبہ ہوتا ہے اور پھر بادشاہ وقت، امیر مکہ اور قاضی شافعی (منتظم ہونے کی وجہ سے) کے لئے دعا کی جاتی ہے اور یہ اجتماع عشاء تک جاری رہتا ہے اور عشاء سے تھوڑا پہلے مسجد حرام میں آ جاتے ہیں۔ مقام ابراہیمؑ پر اکٹھے ہو کر دوبارہ دعا کرتے ہیں۔ اس میں بھی تمام قاضی اور فقہاء شریک ہوتے ہیں پھر عشاء کی نماز ادا کی جاتی ہے اور پھر الوداع ہو جاتے ہیں۔ (مصنف نے وضاحت و صراحت میں مزید لکھا ہے کہ) مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مورخین سے پوچھنے کے باوجود اس کا علم نہیں ہو سکا۔" (۴۲)

شاہ احمد سعید مجددی دہلویؒ (م ۱۸۶۰ء)

میلاد و قیام کے سلسلہ میں شاہ احمد سعید مجددیؒ نے اپنے رسالہ "اثبات المولد و القیام" میں کئی علماء کے اقوال نقل کئے ہیں اور میلاد کی فضیلت و برکات بھی بیان کی ہیں۔ محفل میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"میلاد شریف کی محفل میں آپؐ کی بلند وارفع اور کمال شان پر دلالت کرنے والی آیات، صحیح احادیث ولادت باسعادت، معراج شریف، معجزات اور وفات کے واقعات کا بیان کرنا ہمیشہ سے بزرگان دین کا طریقہ رہا ہے۔ محفل میلاد دراصل وعظ و نصیحت ہے۔" (۴۳)

شیخ عبدالحق محدث الہ آبادیؒ

شیخ عبدالحق الہ آبادی نے مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے ارشاد کے مطابق میلاد و قیام کے اثبات میں اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی بجائے احادیث نبوی، خلفائے راشدین، تابعین، اور تبع تابعین کے حوالوں سے مزین کر کے "الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم" جیسی وقیع اور مستند کتاب لکھی ہے۔

اس میں انہوں نے لفظ میلاد کے اولین استعمال کے سلسلہ میں جامع ترمذی کے باب "ماجا فی میلاد النبیؐ" کا ذکر کیا ہے۔ نبی کریمؐ نے صحابہ کبارؓ میں سے کسی کی خواہش پر یا اپنی مرضی سے بھی اپنی ولادت باسعادت کا حال بیان کیا ہے اور آپؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر اپنا نسب شریف اور ولادت کا حال بیان فرمایا ہے۔ آپؐ نے اپنی ولادت مقدسہ کا حال دیگر انبیاء کی ولادت کے ذکر کے ساتھ ملا کر اور علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے۔ پھر نبی کریمؐ کے سامنے بھی صحابہ کبارؓ نے آپؐ کا حال پیدائش بیان فرمایا ہے۔ اور آپؐ سے اجازت لے کر آپؐ کے میلاد کی مدح کو شعروں میں بیان کیا ہے۔ اور آپؐ نے اجازت طلب کرتے وقت ان کے حق میں دعا فرمائی ہے۔ آپؐ نے خود بھی صحابہ کبارؓ کو مکارم بیان کرنے کے لئے فرمایا اور انہوں نے آپؐ کی مدحت میں ذکر ولادت بھی فرمایا ہے۔ آپؐ کی مدح بغیر اجازت طلب کئے بھی شعروں میں بیان کی گئی ہے اور آپؐ نے انکو منع نہیں فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے آپؐ کے سامنے آپؐ کی مدح میں شعر پڑھے اور آپؐ نے ان کو دعا دی۔ ان سب کے حوالے شیخ عبدالحق محدث الہ آبادیؒ نے احادیث سے دیئے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت سعید بن زیدؓ اور دیگر اصحاب رسالت مآب ﷺ سے آپؐ کا میلاد بیان کرنا ثابت ہے۔ انکے علاوہ بے شمار دیگر صحابہ کبارؓ، صحابیاتؓ نے ذکر میلاد شریف کیا ہے۔ تابعین اور تبع تابعین نے بھی آپؐ کے میلاد کو صحیح روایات سے بیان کیا ہے۔

اس کتاب کے آخر میں قیام و میلاد کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور اکابرین کے کئی ایک فتوے بھی شامل کئے گئے ہیں۔" (۴۴)

حضرت مولانا محمد نقی علی خانؒ

محفل میلاد کے بارے میں مولانا محمد نقی علی خانؒ لکھتے ہیں:-

"تجربہ کامل شاہد و عادل ہے کہ بہت سے لوگ اکثر اوقات معاصی و فضولیات میں ضائع و برباد کرتے ہیں جبکہ مجلس میلاد میں حاضر ہو کر درود و سلام کی کثرت کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ محفل منعقد کرنا اور اس نیت سے لوگوں کو بلانا، خیر کی طرف دعوت اور شر سے روکنا ہے جس کی ترغیب اور تاکید کلام الہیٰ میں جابجا موجود ہے۔ ماہ ربیع اول میں تخصیص اس مجلس کے ساتھ اصل مولد میں دخل نہیں رکھتی نہ اہل مولد کو اس کا التزام بلکہ ہر مہینے میں مجالس ہوتی ہیں البتہ ماہ مبارک اس عمل متبرک سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے ذکر ولادت باسعادت اور اس پر سرور و فرحت مناسب تر ہے اور قیام مولد بغرض تعظیم و توقیر عمل میں لاتے ہیں۔ اور ہر تعظیم و توقیر حضورؐ بنص قرآن مستحب و مندوب ہے۔ ہر بچہ بھی جانتا ہے کہ یہ فعل تعظیمی ہے۔ اور بقصد تعظیم ہی کیا جاتا ہے اور اسی غرض سے حرمین شریفین و دیگر بلاد دار السلام میں رائج و معمول ہے اور علمائے اہل سنت و فضلائے ملت نے پسند و مقبول کیا ہے۔" (۴۵)

شاہ عبدالغنی دہلویؒ

شاہ عبدالغنی دہلوی (مولانا رشید احمد گنگوہی کے استاد ہیں) میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"اور یہ حق ہے کہ حضورؐ کی ولادت کے ذکر کرنے میں اور فاتحہ پڑھ کر آپؐ کی روح پر فتوح کو ثواب پہنچانے میں اور میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت مضمر ہے۔" (۴۶)

مولانا احمد جبلسؒ

مولانا احمد جبلسؒ رقمطراز ہیں:-

"خدا کو حمد ہے اور وہ کافی ہے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود۔ ہاں ولادت و معجزات و حلیہ شریفہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا اور اس کے سننے کو حاضر ہونا اور دکان سجانا اور گلاب چھڑکانا اور اگر سلگانا اور دن مقرر کرنا اور ذکر ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا اور کھانا کھلانا اور خرمے بانٹنا اور قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھنا سب بلا شک و شبہ مستحب ہے۔" (۴۷)

مولانا محمد صالحؒ

میلاد النبیؐ کی محافل کے سلسلہ میں مولانا محمد صالح لکھتے ہیں:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت عرب و مصر و شام و روم و اندلس و تمام بلاد اسلام سے استحباب و استحسان پر اجماع و اتفاق کئے ہوئے ہے۔" (۴۸)

مولانا احمد بن محمد بن خلیلؒ

مولانا احمد بن محمد بن خلیل میلاد اور قیام میلاد کے سلسلہ میں رقمطراز ہیں:۔ "یہی حق ہے اور تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مناسب پس حاکم شریعت مطہرہ پر لازم کہ منکر کو جھڑکے اور سزا دے۔" (۴۹)

مولانا باصر بن علی بن احمدؒ (جدہ)

مولانا باصر بن علی بن احمد مجلس میلاد اور اس میں قیام و تعین یوم و تزئین مکان و

" استعمال خوشبو و قرأت قرآن و اظہار سرور و اطعام کی نسبت فرماتے ہیں:۔

جس مجلس میں یہ سب باتیں کی جائیں وہ بدعت حسنہ مستحبہ ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر وہ جس کے دل میں نفاق کی شاخوں سے ایک شاخ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت ہے اور یہ انکار اسے کیونکر روا ہوگا حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو خدا کے شعاروں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں۔" (۵۰)

مولانا احمد فتاحؒ

مولانا احمد فتاح لکھتے ہیں:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و معجزات کا ذکر اور اس کے سننے کو حاضر ہونا بے شک سنت ہے مگر یہ ہیئت مجموعی جس میں قیام وغیرہ اشیائے مذکورہ ہوتی ہیں جیسا کہ حرمین شریفین اور تمام دیار عرب کا معمول ہے۔ یہ بدعت حسنہ مستحب ہے جس کے کرنے والے کو ثواب اور منکر و مانع پر عذاب وارد ہوگا۔" (۵۱)

مولانا علی طحانؒ

مولانا علی طحان لکھتے ہیں:۔

" واقعات ولادت مقدسہ شریف پڑھنا اور اس میں قیام کرنا مستحب ہے اور منکر ہٹ دھرم ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر معلوم نہیں۔" (۵۲)

مولانا احمد رضا خان بریلویؒ (م ۱۹۲۱ء)

میلاد اور قیام میلاد کے بارے میں مولانا احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:۔

"مجلس میلاد مبارک و قیام کو جاری ہوئے بھی صدہا سال ہوئے۔ علی الخصوص حرمین طیبین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علی منور ہما وبارک وسلم کہ مبدا و مرجع دین و ایمان ہے وہاں کے اکابر علماء و مفتیان مذاہب اربعہ مدت بامدت سے اس فعل کے فاعل و عامل و قائل و قابل ہیں۔ آئمہ معتمدین نے اسے حرام نہ فرمایا بلکہ بلاشبہ مستحب و مستحسن ٹھہرایا۔" (۵۳) نیز علماء نے وقت ذکر ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضور کی تعظیم کے لئے قیام مستحسن سمجھا اور جو چیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ٹھہری تو اس کا ادا کرنا اور بجا لانا ہم پر واجب ہو گیا۔" (۵۴) ایک اور جگہ مولانا رقمطراز ہیں:۔ مجلس میلاد و قیام وغیرہما بہت امور متنازع فیہا کے جواز پر ہمیں کوئی دلیل قائم کرنے کی حاجت نہیں شرع سے ممانعت نہ ثابت ہونا ہی ہمارے لئے دلیل ہے۔ دراصل ولادت مطہرہ رسالت مآبؐ تمام نعمتوں کی اصل ہے۔ اس لئے جس قدر ہو سکے لوگ جمع کئے جائیں اور انہیں ذکر ولادت

خواب میں دیکھا پس بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا پس یقیناً شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جز میں سے ایک جز ہوتا ہے۔" (۶۴) احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ خواب میں جس خوش بخت کو زیارت رسول مقبول ہوئی اس نے یقیناً رسول اکرمؐ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت یا مانند میں بن کر نہیں آ سکتا لہذا یہ بات ثابت ہوئی کہ جن احباب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی انہوں نے حضورؐ کو ہی دیکھا۔ ثانیاً اس بات کی بھی تصدیق ہو گئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت مجلس مولود خوانی سے مسرور ہوتے ہیں۔

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کا انداز فکر انکے سلسلہ نقشبندیہ کی مخصوص تعلیمات کا نتیجہ ہے جو پابندی انہوں نے اپنے مریدوں کی حد تک عائد کی ہے ان کا اپنا ذاتی قیاس ہے کہ شیطان کے شر سے منتہی محفوظ ہیں اور شیطان کے غلبہ سے بچے ہوئے ہیں برخلاف مبتدیوں اور متوسطوں کے۔" (۶۵) دراصل ان کے نزدیک اگر شریعت کی مخالفت کا راستہ بال بھر بھی کھلا رہے تو خطرے کا مقام ہے مخالفت کے تمام راستوں کو بند کرنا چاہئے۔" (۶۶) انہوں نے اپنے عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی محتاط انداز اختیار فرمایا' جو مریدین کی تربیت کے حوالے سے تھا۔" آپ جب مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اس وقت فتنہ دین الٰہی شب روز ترقی پر تھا۔ دین الٰہی میں پیشانی پر قشقہ لگایا جاتا۔ جینو پہنے جاتے۔ مسجد اور مندر کا رتبہ ایک قرار دیا گیا۔ بادشاہ کو خدا کا اوتار کہا جانے لگا اور اس کے لئے سجدہ تعظیم روا رکھا گیا۔" (۶۷) مجدد علیہ الرحمتہ مولود خوانی کی مجالس کے حوالے سے ان میں غیر شرعی حرکات سے منع فرماتے ہیں ورنہ وہ خود میلاد منانے کے سلسلہ میں اپنا معمول بیان کرتے ہیں۔" میلاد النبیؐ کے دن کو ہم نے حکم دیا کہ قسم قسم کے کھانے پک جائیں۔ جو نیاز نبوی کے لئے ہوں اور ایک مجلس شادی قائم کی جائے" پھر آگے لکھتے ہیں :۔"صرف قرآن کی تلاوت اور نعت شریف پڑھنے میں کیا ہرج ہے۔" (۶۸) "ایک جگہ لکھتے ہیں اچھی آواز سے صرف قرآن مجید اور نعت و منقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ منع

تو یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور الحان کے طریق سے آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہیں۔ اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں قرأت مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو بھی صحیح غرض سے تجویز کریں اور پھر کونسا امر مانع ہے۔ (۶۹) اس لحاظ سے انہوں نے محفل میلاد کو منع نہیں فرمایا۔ دراصل انہوں نے اپنے مسلک اور عقیدے کے بارے میں جس غلو کے ساتھ زور دیا ہے وہ اس زمانے کے لئے ضروری تھا۔ مولوی محمد مظہر دہلویؒ فرماتے ہیں کہ مجدد الف ثانیؒ نے مولود خوانی میں سماع و غنا سے منع فرمایا ہے ورنہ ذکر ولادت ہر لحاظ سے مستحب ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان کے والد نے مقامات سعیدہ میں اسکی پوری وضاحت کی ہے۔ (۷۰)

مولود شریف اور حاجی امداد اللہؒ مہاجر مکی کا مسلک

حاجی امداد اللہؒ (م ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ ر ۱۸۹۹ء) فیصلہ ہفت مسئلہ میں مولود شریف' قیام میلاد اور مجالس میلاد میں حضور کی تشریف آوری کے بارے میں اپنے مسلک کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں "اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ حضرت فخر آدم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر بذات خود دنیا و دین کی خیر و برکت کا باعث ہے۔ میلاد میں حضور کے ذکر کے احترام کو عبادت جاننا بدعت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر قیام کو بذات خود عبادت نہیں سمجھتا' عبادت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی تعظیم کو جانتا ہوں۔ اسی طرح کسی بھی مصلحت سے اس تعظیم کی اگر کوئی خاص شکل مقرر کر لیتا ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ مثلاً کسی خاص مصلحت سے خاص طور پر ذکر ولادت کا وقت مقرر کر لیا یا ذکر ولادت کسی وقت بھی ایک اچھا فعل سمجھتا ہے۔ لیکن اس مصلحت سے پابند رہنا آسان ہو جاتا ہے اور کسی مصلحت سے وہ ۱۲ ربیع الاول مقرر کر لیتا ہے تو ان باتوں میں کوئی بھی برائی نہیں ہے۔ مخصوص روحانی اشغال اور مراقبات' مدرسوں اور خانقاہوں کا قیام بھی اس قسم

کی مصلحتوں کا نتیجہ ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مولود شریف کی خاص شکل کو اپنے تجربے سے یا کسی صاحب بصیرت کی سند سے بعض خاص برکات کا حامل سمجھتا ہے اور انہی معنوں میں قیام کو ضروری سمجھتا ہے کہ یہ خاص اثر قیام کے بغیر حاصل نہ ہو گا تو یہ بات بدعت نہیں ہو سکتی۔

رہا یہ عقیدہ کہ مجلس مولود میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں تو اس عقیدہ کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے۔ یہ بات عقلاً و نقلاً ممکن ہے بلکہ بعض مقامات پر واقع ہو بھی جاتی ہے اگر کوئی یہ شبہ کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے علم ہوا۔ آپؐ کئی جگہ کیسے تشریف فرما ہوئے تو یہ شبہ بہت کمزور شبہ ہے حضورؐ کے علم و روحانیت کی وسعت کے آگے جو صحیح روایات سے اور اہل کشف کے مشاہدے سے ثابت ہے۔ یہ ادنیٰ سی بات ہے فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ (۷۱)

حاجی امداد اللہ شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں:۔

"ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ ہاں! جب صورت جواز کی موجود ہے' پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہئے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔" (۷۲)

نیز اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"اگر کسی امر میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہئے۔ نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے۔ ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولود شریف' اگر بوجہ نام آنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے۔ جب کوئی آتا ہے تو لوگ اسکی

تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر سردار عالم و عالمیان روحی فداہ کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔ (۷۳)

محفل میلاد اور سر سید احمد خان

سر سید احمد خان کی محفل میلاد شریف میں حاضری کے ایک عینی شاہد کا بیان ہے:۔

"میری اپنی ذاتی ایمانی شہادت یہ ہے کہ میں نے سر سید کو مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ کالج کے طالب علم سالانہ محفل میلاد منعقد کرتے تھے۔ اس میں سر سید آ کر بیٹھتے تھے اور آخر تک بیٹھے رہتے تھے۔ سلام کے موقع پر سب کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے اور سب کے ساتھ بلند آواز سے سلام پڑھتے تھے۔" (۷۴)

میلاد النبیؐ اور علامہ اقبالؒ

علامہ محمد اقبالؒ میلاد شریف کی محافل میں خود شرکت فرماتے تھے اور عوام کو ان بابرکت اجتماعات میں شمولیت کے لئے تلقین کرتے۔ لاہور میں میلاد شریف کا اجتماع ۱۹۱۱ء میں اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد ہوا۔ اس کی صدارت پیر سید جماعت علی شاہؒ (دربار علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ) نے کی۔ اس اجلاس میں علامہ اقبالؒ بطور مقرر شامل تھے۔ اس اجلاس کی تفصیل رسالہ تہذیب نسواں میں شائع ہوئی تھی۔ اس جلسہ میں نماز ظہر کے بعد نماز عشاء تک علمائے دین اور مشاہیر میلاد کے موضوع پر تقریریں کرتے رہے۔ اس اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے علامہ اقبال نے فرمایا:۔

"اس قسم کے اجتماعات قومیت کو مضبوط کرنے اور اگلی پچھلی قوم کی شخصیت کو ایک کرنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔ جب تک ساری قوم اپنے بزرگوں کے حالات سن کر خود ان عظیم الشان بزرگوں کی ذریت ہونے پر فخر اور گھمنڈ دل میں نہ پیدا کرے گی۔ تب تک ان کے سینوں میں اولوالعزمی اور بلند حوصلگی جوش زن نہیں ہو سکتی۔" (۷۵)

۱۹۲۹ء اور ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبالؒ نے علماء کرام' مشاہیر قوم' خانقاہوں کے سجادہ نشین

صاحبان اور سیاسی لوگوں کے ساتھ مل کر میلاد شریف منانے کے لئے اخبارات میں درج ذیل اپیل شائع کی۔

"اتحاد اسلام کی تقویت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام و اجلال حضور کی سیرت پاک کی اشاعت اور ملک میں بانیان مذاہب کا صحیح احترام قائم کرنے کے لئے ۱۲۔ ربیع الاول کو ہندوستان کے طول و عرض میں ایسے عظیم ترین تبلیغی جلسوں اور مظاہروں کا انتظام کیا جائے جو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے عظمت قدر کے شایان شان ہوں اور جنہیں دنیا محسوس کر سکے۔ اس دن ہر ایک آبادی میں علم اسلام بلند کیا جائے اور تمام فرزندان اسلام بلا استشناء اس علم کے نیچے جمع ہو کر خداوند کریم سے عہد کریں کہ وہ ہر قدم پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش قدم تلاش کریں گے۔ ان ہی کی محبت میں زندہ رہیں گے اور ان ہی کی اطاعت میں جان دیں گے۔ انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل نے قوم کی اس متحدہ آواز پر لبیک کہتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ یوم ولادت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامیہ کالج کے وسیع میدان میں ایک عظیم الشان جلسہ کر کے لاہور میں اسوۂ رسول روحی فداہ کی اشاعت کرے اور اس شان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام و اجلال کا علم بلند کرے کہ ۱۲۔ ربیع الاول کے دن لاہور کا ایک ایک گوشہ "ورفعنالک ذکرک" کی تصویر بن جائے۔ مسلمانان لاہور میں ہزارہا اختلافات موجود ہونگے لیکن حضور سید عالم کے عشق و احترام کے بارے میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے اس واسطے ۱۲۔ ربیع الاول ایسی گرم جوشی اور عزم و ہمت کے ساتھ کام کریں کہ ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبیؐ کے نام لیوا "المسلمون کرجل واحد" کی تصویر بن جائیں۔"(۷۶)

اس اپیل پر علامہ اقبالؒ کے علاوہ جن اکابرین ملت نے دستخط کئے' ان میں سے چند اہم نام درج ذیل ہیں:۔

سید غلام بھیک نیرنگ انبالہ' مولانا غلام مرشد لاہور' مولانا شوکت علی' بمبئی' مولانا فضل الحسن حسرت موہانی' پیر سید مہر علی شاہ' گولڑہ شریف' مولانا قطب الدین

عبدالوالی لکھنؤ' دیوان سید محمد پاک پتن شریف' مولانا قمر الدین' سیال شریف' پیر سید فضل شاہ جلالپور شریف' مولانا فاخر الہ آباد' مولانا سید حبیب مدیر سیاست اور مولانا محمد شفیع داؤدی' بہار' وغیرہ ہیں۔(۷۷)

جون ۱۹۳۱ء میں عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں علامہ اقبالؒ اور دیگر مسلم زعمانے ملت اسلامیہ کی خدمت میں پھر اپیل کی:۔

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کا آفتاب ساڑھے تیرہ سو سال گزرنے پر بھی نصف النہار پر ہے اور انشاء اللہ تا قیامت زوال پذیر نہ ہو گا۔ ہمارے سلف صالحین نے تبلیغ اسلام میں اپنا خون اور پسینہ ایک کر دیا تھا اور ہر زمانہ کے ذرائع کو حد شریعت کے اندر رہ کر استعمال کیا تھا"آؤ ہم سب مل کر موجودہ زمانہ کو موثر اور مفید ذریعہ تبلیغ کو اختیار کریں اور اس فرض تبلیغ کو ادا کریں جو ہمارے ہادی اور تمام عالم کے محسن کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے "بلغو عنی" فرما کر ہم پر فرض کر دیا ہے۔

ہماری استدعا ہے کہ تمام ہندوستان کے طول و عرض میں سیرت النبیؐ کی اشاعت کے لئے ایک ہی دن تبلیغی جلسے کئے جائیں ایسے جلسے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت قدر کے شایان شان ہوں اور جنہیں دنیا محسوس کر سکے' چونکہ ان جلسوں کو ۱۲ ربیع الاول سے طبعی مناسبت ہے کہ یہ تاریخ تمام مبلغین وحی کے سردار اور دنیا کے مبلغ اکبر کے پیدا ہونے اور فرائض تبلیغ ادا کر کے رحلت فرمانے کی تاریخ ہے اس واسطے یہ تبلیغی جلسے ۱۲۔ ربیع الاول کو کئے جائیں اور تمام شہروں میں انتظام کے لئے سیرت کمیٹیاں بنا دی جائیں۔ اس دن تمام فرزندان اسلام علم اسلام کے نیچے جمع ہو کر اقرار کریں کہ ہم ہر قدم پر اسوۂ رسولؐ کی پیروی کریں گے۔ اور ہماری نماز' قربانی' زندگی اور موت اللہ کے لئے وقف ہو گئی۔(۷۸)

علامہ اقبالؒ نے محفل میلاد النبیؐ میں ایک دفعہ تقریر کی جسے اخبار "زمیندار" نے شائع کیا۔ آثار اقبال کے مرتب نے علامہ اقبالؒ کی اس تقریر کو زمیندار کے صفحات سے لے کر "آثار اقبال" میں شائع کیا ہے۔ وہ تقریر درج ذیل ہے:۔

"زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ انسانوں کی طبائع' ان کے افکار اور انکے نقطہ ہائے نگاہ بھی زمانے کے ساتھ ہی بدلتے رہتے ہیں۔ لہٰذا تہواروں کے منانے کے طریقے اور مراسم بھی ہمیشہ متغیر ہوتے رہتے ہیں اور ان سے استفادہ کے طریقے بھی بدلتے رہتے ہیں ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے مقدس دنوں کے مراسم پر غور کریں اور جو تبدیلیاں افکار کے تغیرات سے ہوئی لازم ہیں ان کو مد نظر رکھیں۔

منجملہ ان مقدس ایام کے جو مسلمانوں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں ایک میلاد النبیؐ کا مبارک دن بھی ہے' میرے نزدیک انسانوں کی دماغی اور قلبی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہترین ہو۔ وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے چنانچہ مسلمانوں کے لئے اسی وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اسوہ رسول کو مد نظر رکھیں تاکہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے۔ ان جذبات کو قائم رکھنے کے تین طریقے ہیں۔ پہلا طریق تو درود و سلام ہے جو مسلمانوں کی زندگی کا جزو لاینفک بن چکا ہے وہ ہر وقت درود پڑھنے کے موقع نکالتے رہتے ہیں۔ عرب کے متعلق میں نے سنا ہے کہ اگر کہیں بازار میں دو آدمی لڑ پڑتے ہیں اور تیسرا بہ آواز بلند اللھم صلی علی سیدنا و بارک و سلم پڑھ دیتا ہے تو لڑائی فوراً رک جاتی ہے اور متخاصمین ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانے سے فوراً باز آ جاتے ہیں' یہ درود کا اثر ہے اور لازم ہے کہ جس پر درود پڑھا جائے اس کی یاد قلوب کے اندر اثر پیدا کرے۔

پہلا طریق انفرادی اور دوسرا اجتماعی یعنی مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوں اور ایک شخص جو حضور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات سے پوری طرح باخبر ہو' آپؐ کے سوانح زندگی بیان کرے تاکہ ان کی تقلید کا ذوق و شوق ہم سب مسلمانوں کے قلوب میں پیدا ہو۔ اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہم سب آج یہاں جمع ہوئے ہیں تیسرا طریق اگرچہ مشکل ہے لیکن بہر حال اس کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ یاد رسولؐ اس کثرت سے اور ایسے انداز میں کی جائے کہ انسان کا قلب نبوت کے مختلف پہلوؤں کا خود مظہر ہو جائے یعنی آج سے تیرہ سو سال پہلے جو کیفیت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مقدس سے ہویدا تھی۔ وہ

آج تمہارے قلوب کے اندر پیدا ہو جائے۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

آدمی دیداست باقی پوست است
دید آنست آنکہ دید دوست است

یہ جوہر انسانی کا انتہائے کمال ہے کہ اسے دوست کے سوا اور کسی چیز کی دید سے مطلب نہ رہے' یہ طریقہ بہت مشکل ہے' کتابوں کے پڑھنے یا میری تقریر سننے سے نہیں آئے گا۔ اس کے لئے کچھ مدت نیکوں اور بزرگوں کی صحبت میں بیٹھ کر روحانی انوار حاصل کرنا ضروری ہیں۔ اگر یہ میسر نہ ہوں تو پھر ہمارے لئے یہی غنیمت ہے جس پر آج عمل پیرا ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اس طریق کار پر عمل کرنے کے لئے کیا کیا جائے؟ پچاس سال سے شور برپا ہے کہ مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنی چاہئے لیکن جہاں تک میں نے غور کیا ہے' تعلیم سے زیادہ اس قوم کی تربیت بہت ضروری ہے اور ملی اعتبار سے یہ تربیت علماء کے ہاتھ میں ہے اسلام ایک خالص تعلیمی تحریک ہے صدر اسلام میں اسکول نہ تھے' کالج نہ تھے' یونیورسٹیاں نہ تھیں لیکن تعلیم و تربیت اس کی ہر چیز میں تھی۔ خطبہ جمعہ' خطبہ عید' حج' وعظ' غرض تعلیم و تربیت عوام کے بے شمار مواقع اسلام نے بہم پہنچائے ہیں۔ لیکن افسوس کہ علماء کی تعلیم کا کوئی صحیح نظام قائم نہ رہا اور اگر کوئی رہا بھی تو اس کا طریق عمل ایسا رہا کہ دین کی حقیقی روح نکل گئی' جھگڑے پیدا ہو گئے اور علماء کی درمیان جنہیں پیغمبر اسلام کی جانشینی کا حق ادا کرنا تھا۔ سر پھٹول ہونے لگی۔ دنیا میں نبوت کا سب سے بڑا کام تکمیل اخلاق ہے چنانچہ نبی کریمؐ نے فرمایا:۔ "میں نہایت اعلیٰ اخلاق کے اتمام کے لئے بھیجا گیا ہوں" اس لئے علماء کا فرض ہے کہ وہ نبی کریمؐ کے اخلاق ہمارے سامنے پیش کریں تاکہ ہماری زندگی حضورؐ کے اسوہ حسنہ کی تقلید سے خوشگوار ہو جائے اور اتباع سنت زندگی کی چھوٹی چھوٹی چیزوں تک جاری و ساری ہو جائے۔ عوام کو فی الحال صرف اخلاق نبوی کی تعلیم دینی چاہئے۔ (۷۹)

علامہ اقبالؒ کے ایک دوست محمد جمیل نے انہیں اطلاع دی کہ جنوبی ہندوستان میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑی عقیدت و احترام سے منائی جا رہی ہے تو علامہ اقبالؒ نے انہیں جواباً تحریر فرمایا کہ:۔

"مجھے اس اطلاع سے بے حد مسرت ہوئی کہ جنوبی ہندوستان میں "یوم النبیؐ" کی تقریب کے لئے ایک ولولہ پیدا ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی ہماری سب سے بڑی اور کارگر قوت ہو سکتی ہے۔ مستقبل قریب میں جو حالات پیدا ہونے والے ہیں ان کے پیش نظر مسلمانان ہند کی تنظیم اشد لازمی ہے۔ (۸۰)

علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کی جانب سے مشاہیر علمائے امت اور دیگر اکابرین کے ساتھ متذکرہ بالا اپیلوں، جلسوں کی تقریروں اور خطوط سے عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں ان کے خیالات و افکار کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ (۸۱)

مفتی محمد مظہر اللہؒ

میلاد اور جشن میلاد کے بارے میں رقمطراز ہیں:۔

"میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارھویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو یہ دونوں جائز ہیں ان کو ناجائز کہنے کے لئے دلیل شرعی ہونی چاہئے۔ مانعین کے پاس اسکی ممانعت کی کیا دلیل ہے۔ یہ کہنا کہ صحابہ کرامؓ نے کبھی اس طور سے میلاد خوانی کی نہ جلوس نکالا مخالفت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کر سکتا۔ (۸۲)

علامہ محمد صدیق حسن خان بھوپالی

ذکر میلاد النبیؐ کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت آنحضرتؐ کا کریں پھر ماہ

ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور ان روایات و اخبار و آثار کو پڑھیں پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہوں۔" (۸۳)

مولانا حسین احمد مدنی

"وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کو قبیح اور بدعت کہتے ہیں اور علی ہذا القیاس اذکار اولیائے کرام رحم اللہ تعالی کو برا سمجھتے ہیں اور یہ جملہ حضرات (یعنی حضرات دیوبند) نفس ذکر ولادت شریف کو جبکہ بروایات معتبرہ ہو مندوب اور مستوجب برکت فرماتے ہیں۔" (۸۴)

علامہ عبدالسمیع رامپوریؒ

عبث کہتے ہیں کہ بدعت ہے قیام محفل مولد — طریق اہلسنت ہے قیام محفل مولد
نبی کی شان و شوکت ہے قیام محفل مولد — عجب تنظیم خوب ہے قیام محفل مولد (۸۵)
ہے اہل علم کی سنت یہ سنت دیکھ شامی میں — اسی معنی میں سنت ہے قیام محفل مولد
اٹھے جب صف بہ صف محفل کھڑا ہو تو بھی اے بیدل — ادب کی خاص صورت ہے قیام محفل مولد (۸۶)

مولانا اشرف علی تھانوی

مولانا اشرف علی تھانوی قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحو ھو خیر مما یجمعون ○ پر گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"بلا اختلاف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی سب سے بڑی نعمت اور اس کا کامل ترین فضل ہیں اس لئے اس آیت مبارکہ سے بدلائل النص یہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ یہاں رحمت اور فضل سے مراد حضورؐ ہیں۔ جن کی ولادت پر اللہ تعالی خوشی منانے کا حکم دے رہے ہیں۔"

آگے چل کر اس پر دیگر قرآنی آیات سے استدلال کرنے کے بعد کہتے ہیں:۔

"اس مقام پر ہرچند کہ آیت کے سیاق پر نظر کرنے کے اعتبار سے قرآن مجید مراد ہے لیکن اگر ایسے معنی عام لئے جائیں کہ قرآن مجید اس کا ایک فرد رہے تو زیادہ بہتر

ہے۔ وہ یہ کہ فضل و رحمت سے حضورؐ کا قدوم مبارک لیا جائے۔ اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دنیوی ہوں یا دینی اور ان میں قرآن بھی ہے سب اس میں داخل ہو جائیں گے اس لئے کہ وہ حضور کا وجود باجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام نعمتوں رحمتوں اور فضل کا پس یہ تفسیر اجمع التفاسیر ہو جائے گی۔ پس اس تفسیر کی بنا پر حاصل آیت کا یہ ہو گا کہ ہمیں حق اللہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ حضورؐ کے وجود باجود (وجود نوری ہو یا ولادت ظاہری) اس پر خوش ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ حضور ہمارے لئے تمام نعمتوں کا واسطہ ہیں۔ دوسری تمام نعمتوں کے علاوہ افضل نعمت اور بڑی دولت ایمان ہے۔ جس کا حضورؐ سے ہم کو پہنچنا بالکل ظاہر ہے۔ غرض اصل الاصول تمام فضل و رحمت کی حضورؐ کی ذات بابرکات ہوئی۔ پس ایسی ذات بابرکات کے وجود پر جس قدر بھی خوشی اور فرحت ہو کم ہے۔(۸۷)

ذکر میلاد النبیؐ کے بارے میں مولانا اشرف علی تھانوی رقم طراز ہیں:۔

"........اس سے تابعین کا اشتیاق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سننے کا ثابت ہوا۔ غرض اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے صحابہ اور تابعین کے عمل سے اس ذکر شریف (یعنی میلاد کے ذکر) کا مندوب و محبوب ہونا معلوم ہوا۔" (۸۸)

مولانا عبدالحیؒ لکھنوی

میلاد اور اس کے لئے کسی تاریخ کے تعین کے سلسلہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ میلاد کی محفل کو بدعت مذمومہ کہتے ہیں، خلاف شرع کہتے ہیں۔ اور جس بھی زمانے میں بطرز مندوب محفل میلاد کی جائے باعث ثواب ہے حرمین، بصرہ، شام، یمن اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشی اور محفل میلاد اور کار خیر کرتے ہیں۔ قرات اور سماعت میلاد میں اہتمام کرتے ہیں اور ربیع الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی ان ممالک میں میلاد کی محفلیں ہوتی ہیں۔ اور یہ اعتقاد نہ کرنا چاہئے کہ ربیع الاول میں میلاد شریف کیا جائے گا۔ تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔" (۸۹)

مولانا ابو محمد عبدالحق دہلویؒ

"محفل میلاد خصوصاً اس پر آشوب زمانہ میں نہایت نیک کام اور باعث ترویج اسلام بین العوام ہے۔ اب جو لوگ اس محفل متبرک میں بعض بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں یہ ان کا قصور ہے اس الزام سے یہ کام برا نہیں ہو سکتا۔ مساجد و مدارس کی بنیاد بالاتفاق امر مستحسن ہے اگر اس میں کوئی بدعات کا ارتکاب کرے تو کیا اس سے کوئی اس نفس فعل کو برا کہہ سکتا ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں، میرے نزدیک جس فریق نے بدعت سیئہ کے یہ معنی لئے کہ قرون ثلاثہ کے بعد جو بات پیدا ہوئی ہے وہ بدعات سیئہ ہے اس نے بڑی غلطی کی۔" (۹۰)

مفتی محمد عنایت احمد کاکورویؒ

میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلامیہ میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے مولود شریف پڑھتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ سو یہ امر موجب برکات عظیم ہے اور سبب ہے ازدیاد محبت کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارھویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد نبوی میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں بر مکان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔" (۹۱)

مزید لکھتے ہیں کہ "اس محفل میں ذکر وفات شریف نہ چاہئے اس لئے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکر جانکاہ اس محفل میں نازیبا ہے۔ حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے۔" (۹۲)

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ

"انعقاد مجلس میلاد بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے باجہ اور کثرت سے بیہودہ روشنی نہ ہو بلکہ روایات صحیحہ کے موافق ذکر معجزات اور ذکر ولادت حضرت محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کیا جائے اور بعد میں اس کے طعام پختہ یا شیرینی بھی تقسیم کی جائے تو اس میں کچھ ہرج نہیں۔ اور قیام وقت میلاد چھ سو برس سے جمہور علماء صالحین نے متکلمین اور صوفیہ صافیہ اور علماء محدثین نے جائز رکھا ہے۔ تعجب ہے کہ ان منکروں سے ایسے بڑھے کہ فاکہانی مغربی کے مقلد ہو کر جمہور سلف صالحین کو متکلمین، صوفیہ اور محدثین کو ایک ہی لڑی میں پرو دیا اور ان کو ضال مضل بتایا اور خدا سے نہ ڈرے کہ ان لوگوں کے استاد اور پیر بھی اس میں تھے مثل حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی، ان کے صاحبزادے شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور انکے صاحبزادے شاہ رفیع الدین اور ان کے بھائی شاہ عبدالعزیز دہلویؒ اور انکے نواسے حضرت مولانا محمد اسحاق دہلویؒ سب کے سب انہی ضال مضل میں داخل ہوئے جاتے ہیں یا اللہ ہمیں اور ان کو ہدایت کر اور سیدھے راستہ پر چلا۔" (۹۳)

الشیخ سید عمر الفرحانؒ (لیبیا)

الشیخ سید عمر الفرحان، پروفیسر الفاتح یونیورسٹی لیبیا نے مدلل انداز میں میلاد النبیؐ کی تائید کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ ہمارا مقدس دینی اور ثقافتی ورثہ ہے۔ مخالفین کا نقطہ نظر ارباب یعنی دین میں دہشت گردی ہے۔ اس کے خلاف انکے پاس کوئی جواز اور دلیل نہیں ہے۔ قیام میلاد تعظیم و تکریم نبی کریمؐ ہے بلکہ بعض مقامات پر تو مولود شریف کی محفل ابتداء سے انتہا تک قیام کی حالت میں ہوتی ہے اور اس کا کوئی حصہ بھی بیٹھ کر پڑھنا خلاف ادب سمجھا جاتا ہے۔" (۹۴)

محمد بن علوی المالکی الحسینی

محمد بن علوی المالکی الحسینی استاد مسجد الحرام مکہ نے جشن عید میلاد کے انعقاد کے جواز پر اپنی تالیف "حول الاحتفال بمولد النبوی الشریف" میں اس موضوع پر مدلل، عالمانہ اور محققانہ انداز میں بحث کی ہے۔ میلاد کے بارے میں وہ لکھتے ہیں:۔ "نبی کریمؐ کے میلاد پاک کی محفل منعقد کرنا تبلیغ دین کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور میلاد

النبیؐ کے یہ اجتماعات دعوت الی اللہ کی جانب بہت بڑا اور عظیم وسیلہ و ذریعہ ہیں۔ علماء پر واجب ہے کہ اس محفل میں آپؐ کی ولادت باسعادت کے واقعات، معجزات، سیرت طیبہ، اور آپؐ کے فضائل و شمائل سے امت کو روشناس کرائیں۔ محفل میلاد درود و سلام پر مائل کرتی ہے اور اس سے دینی و دنیوی نصرت نصیب ہوتی ہے۔ محفل میلاد کا انعقاد گویا نبی کریمؐ کے ذکر پاک کو زندہ کرتا ہے۔ اور یہ امر اسلام میں مشروع و محبوب ہے۔ میلاد میں قیام مستحسن ہے اس میں نبی کریمؐ کی تعظیم و تکریم ہے اور تمام اسلامی ممالک میں جاری و ساری ہے۔" (۹۵)

مولانا حسن مثنیٰ ندویؒ

مولانا حسن مثنیٰ ندویؒ میلاد کی افادیت کے بارے میں رقمطراز ہیں:۔

"میلاد کے جلسوں کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کی ذات گرامی کی محبت سے اور والہانہ شیفتگی سے مسلمانوں کے دل لبریز ہو جائیں۔ یہ خود حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ "تم مومن ہو نہیں سکتے جب تک میں تم کو تمہارے ماں باپ سے، اولاد سے اور ہر محبوب چیز سے محبوب تر نہ ہوں۔" اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے قرآن مجید میں کہی ہے کہ نبی کا درجہ مومنین کے لئے اپنی جان سے بھی زیادہ ہے (احزاب: ۶) اور اس محبت کی پرورش مسلمانوں کی اپنی بقاء کے لئے ضروری ہے میلاد کی محفلوں میں اختتام پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے بڑی اہمیت کے ساتھ ہدایت کی ہے:۔ "اللہ اور اس کے فرشتے نبی مکرم پر درود و سلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی درود و سلام بھیجا کرو۔" (احزاب: ۵۶)

اس لئے ہماری محفلیں میلاد اور بیان سیرت میں محبت و شیفتگی اور گرویدگی کی ہر ادائے پسندیدہ ضروری ہے۔" (۹۶)

قاضی عبدالنبی کوکبؒ (م ۱۹۷۸ء)

قاضی عبدالنبی کوکبؒ نے پیغام میلاد کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

"ولادت نبویؐ کی تقریب سعید ملت اسلامیہ کی حیات اجتماعی کے مقصدی

اور بنیادی اقدار و رجحانات کا اظہار اور اعلان کرتی ہے نیز امت کو اس کے مخصوص
قومی مزاج کی طرف متوجہ کر کے اس کے مقاصد حیات یاد دلاتی ہے۔ عید میلاد النبیؐ
سے پہلی بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ مسلمانان عالم پیغمبر اسلام کو آج بھی اپنا ہادی تسلیم
کرتے ہیں اور دوسری بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ اس عہد و پیمان کا بھی انہیں احترام
ہے جو ہادی اسلام سے کیا گیا تھا لیکن اس عہد و پیمان کی حقیقت اور اس کے تقاضے
مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکے ہیں اگر ذرا غور کیا جائے تو یہی تقریب سعید
ہماری اس غفلت کو بھی دور کرتی ہے۔ اپنے ہادی کی یاد مناتے ہوئے یہ بات قدرتی
ہے کہ ان کا عہد و پیمان بھی یاد آ جائے کیونکہ عید میلاد النبیؐ آپؐ کے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی حیثیت سے اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہونے کی حیثیت
سے مناتے ہیں۔ اس یاد کی عظمتوں کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ اس یاد کے
ساتھ نبوت کے نصب العین کا تصور تازہ ہو جاتا ہے۔"(۹۷)

مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ

میلاد شریف کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"میلاد شریف سے فرزندان اسلام سرور عالم نور مجسم رحمۃ العالمین شفیع المذنبین
احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور ہدیہ عقیدت تحفہ صلوٰۃ
و سلام پیش کر کے سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔ شمع رسالت کے پروانے سردار
دو جہاں، باعث کون و مکاں، محسن کائنات کی صورت و سیرت، فضائل و کمالات،
خصائص محامد کے بیان اور حمد و نعت کے پر کیف نغموں سے اپنے قلوب کو منور کرتے
ہیں۔ او سن کائنات کے احسانات اور خالق کائنات کے انعامات کا شکریہ ادا کرتے
ہیں۔"(۹۸)

پیر محمد کرم شاہ الازہری

پیر محمد کرم شاہ بھیرہ (ضلع سرگودھا) کے معروف مذہبی و روحانی پیشوا ہیں ان کی
تفسیر "ضیاء القرآن" عہد حاضر کی ایک بے مثال و بے نظیر تفسیر ہے پیر صاحب
موصوف نے اس میں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اعتدال کی روش اپنائی ہے۔ ان کا
عالمانہ انداز سادگی و سلاست کے جوہر سے مزین ہے۔ یہی اوصاف ان کی سیرت کی
مبسوط کتاب "ضیاء النبی" میں بھی موجود ہیں۔ قاری محسوس کرتا ہے کہ ان کا نقطہ
نظر ہر معاملے میں واضح اور صاف ہے۔ ان کی تحریر ہر قسم کے شکوک و ابہام سے
پاک ہے۔ انہوں نے "ضیاء النبی" میں مولد مقدس، محفل میلاد النبیؐ اور محفل
میلاد کے بارے میں بعض مدعیان علم و دانش کی غلط اندیشیاں کے عنوانات کے تحت
میلاد کے بارے میں اپنی آراء کو مستند اور ثقہ حوالوں سے مزین کیا ہے۔ (۹۹) وہ لکھتے
ہیں:۔

مولد مقدس

فرش زمین کا وہ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم کے پائے ناز کو سب سے پہلے
بوسہ دے کر عرش پایہ بنا وہ پہلے حضرت عقیل بن ابی طالب اور انکی اولاد کی ملکیت
میں رہا۔ پھر حجاج کے بھائی محمد بن یوسف ثقفی نے ایک لاکھ دینار قیمت ادا کر کے
اسے خرید لیا اور اس جگہ کو اپنے مکان کا حصہ بنا لیا۔ کیونکہ یہ مکان سفید چونے سے
تعمیر کیا گیا تھا اور اس پر پلستر بھی سفید چونے کا تھا اس لئے اسے "البیضاء" کہا جاتا
تھا۔ یہ عرصہ تک دار ابن یوسف کے طور پر مشہور رہا۔ ہارون الرشید کے عہد
خلافت میں اس کی نیک بخت اور فیض رساں رفیقہ حیات زبیدہ خاتون فریضہ حج ادا
کرنے کے لئے مکہ مکرمہ حاضر ہوئی تو اس نے یہ مکان حاصل کر کے گرا دیا اور اس
جگہ مسجد تعمیر کر دی۔ ابن وحیہ کہتے ہیں کہ ہارون الرشید کی والدہ خیزران جب حج کے
لئے آئی تو اس نے ابن یوسف کے مکان سے وہ حصہ نکال لیا جو سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کا مولد مبارک تھا اور وہاں مسجد تعمیر کر دی۔ عین ممکن ہے کہ پہلے وہاں

مسجد تعمیر کرنے کا شرف خیزران نے حاصل کیا ہو۔ پھر زبیدہ خاتون مکہ مکرمہ آئی تو اس نے اس مسجد کو از سرِ نو شایانِ شان طریقہ سے تعمیر کیا ہو۔(۱۰۰)

علامہ ابوالقاسم السہیلی نے الروض الانف میں صرف یہ قول لکھا ہے۔

ثمہ بنتھا زبیلۃ مسجلا حین حجت

"یعنی جب زبیدہ خاتون حج کے لئے حاضر ہوئیں تو انہوں نے اس جگہ مسجد تعمیر کرا دی۔" (۱۰۱)

شیخ ابراہیم عرجون لکھتے ہیں:۔

"کہ مکہ مکرمہ میں حضورؐ کا مقام ولادت مشہور و معروف ہے مرور زمانہ سے اس پر کئی تبدیلیاں آئیں ہمارے زمانہ میں اسے دار الحدیث بنا دیا گیا۔ ۱۳۷۰-۷۱ھ میں جب مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو میں نے وہاں دار الحدیث کی عمارت کی بنیادیں دیکھیں جو تعمیر ہو رہی تھیں۔" (۱۰۲)

محفل میلاد مصطفیٰؐ

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات پر اس کا شکر ادا کیا کرو ارشاد خداوندی ہے۔

فکلو مما رزقکم اللہ حللا طیبا واشکروا نعمتہ للہ ان کنتم ایاہ تعبدون○

"پس کھاؤ اس سے جو رزق دیا تمہیں اللہ تعالیٰ نے جو حلال اور طیب ہے اور شکر کرو اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔" (سورۃ النحل: ۱۱۴)

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

فابتغو عنداللہ الرزق واعبدوہ واشکروالہ الیہ ترجعون○

"پس طلب کیا کرو اللہ تعالیٰ سے رزق کو اور اس کی عبادت کیا کرو اور اس کا شکر ادا کیا کرو اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔" (سورہ العنکبوت: ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو بھی مختلف دل نشین اسالیب سے بیان فرمایا ہے کہ اگر تم اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ ان میں اور اضافہ کر دے گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو اس کے شدید عذاب میں مبتلا کر دیئے جاؤ گے۔

ارشاد خداوندی ہے۔

واذ تاذن ربکم لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید○

"اور یاد کرو جب (تمہیں) مطلع فرمایا تمہارے رب نے (اس حقیقت سے) کہ اگر تم پہلے احسانات پر شکر ادا کرو گے تو میں مزید اضافہ کر دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو (جان لو) کہ یقیناً میرا عذاب شدید ہے" (سورہ ابراہیم: ۷)

المختصر بے شمار آیات ہیں جن میں انعامات الٰہی پر شکر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور کثیر التعداد آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بار بار جھنجھوڑ کر یہ بتایا کہ اگر تم ان نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو ان میں مزید اضافہ کر دیا جائے گا اور جو کفران نعمت کے مرتکب ہوں گے ان کو ان نعمتوں سے محروم کر دیا جائے گا اور عذاب الیم کی بھٹی میں جھونک دیا جائے گا۔

پانی، ہوا اور روشنی، کان، آنکھیں، اور دل، صحت، شباب اور خوشحالی یہ سب خداوند ذوالجلال کی نعمتیں ہیں اور ان پر شکر کرنا واجب ہے۔ جب ان فنا ہونے والی نعمتوں پر شکر ادا کرنا لازمی ہے تو خود بتایئے اس رحمت مجسم ہادی اعظم محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور بعثت پر شکر ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ کیا اس احسان سے کوئی اور احسان بڑا ہے اس نعمت سے کوئی اور نعمت عظیم ہے۔ جس ذات والا صفات نے بندے کا ٹوٹا ہوا رشتہ اپنے خالق حقیقی کے ساتھ استوار کر دیا جس نے انسانیت کے بخت خوابیدہ کو بیدار کر دیا جس نے اولاد آدم کے بگڑے ہوئے مقدر کو سنوار دیا جو کسی خاندان قبیلے قوم اور ملک اور زمانہ کے لئے رحمت بن کر نہیں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کے لئے ابر رحمت بن کر برسا جس کی فیض رسانی زمان و مکان کی قیود سے آشنا نہیں جو ہر تشنہ لب کو معرفت الٰہی کے آب زلال کے سیراب کرنے کے لئے تشریف لایا ہر گم کردہ راہ کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے

کے لئے آیا۔ ہر کہ و مہ کے لئے جس نے حریم قرب الٰہی کے دروازے کھول دیئے کیا اس نعمت عظمیٰ اور ابدی احسان پر شکر ادا کرنا ہم پر فرض نہیں۔ کیا خداوند کریم کے اس لطف بے پایاں پر اس کا شکر ادا کر کے اس کے وعدہ کے مطابق ہم اس کی مزید نعمتوں کے مستحق قرار نہیں پائیں گے اور جو اس جلیل القدر انعام پر سپاس گزار نہ ہو گا۔ وہ غضب و عتاب الٰہی کی وعید کا ہدف نہیں بنے گا۔

سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد وہ عظیم المرتبت انعام ہے جس کو منعم حقیقی نے اپنی قدرت کی زبان سے خصوصی طور پر علیحدہ ذکر کیا ہے۔

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتب والحکمتہ و ان کانو من قبل لفی ضلل مبین○

"یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اس نے بھیجا ان میں ایک رسول انہیں میں سے پڑھتا ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے انہیں کتاب و حکمت اگرچہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔" (سورہ آل عمران: ۱۶۴)

اس انعام کی خصوصی شان یہ ہے کہ دیگر انعامات اپنوں اور بیگانوں خاص اور عام مؤمن اور کافر سب کے لئے ہیں۔ اور اس لطف و کرم سے صرف اہل ایمان کو سرفراز فرمایا۔ غلامان مصطفیٰؐ ہر زمانہ میں اپنے کریم کی اس نعمت کبریٰ کا شکر ادا کرتے آئے ہیں۔ زمانہ کے تقاضے کے اعتبار سے شکر کے انداز گو مختلف تھے لیکن جذبہ تشکر ہر عمل کا روح رواں رہا۔ اور جو خوش بخت اس نعمت کی قدر و قیمت سے آگاہ ہیں وہ تا ابد اپنی فہم اور استعداد کے مطابق اپنے رحیم و کریم پروردگار کا شکر ادا کرتے رہیں گے۔ یہ ایک بدیہہ امر ہے کہ جب کسی کو انعام سے بہرہ ور کیا جاتا ہے تو اس کا دل مسرت و انبساط کے جذبات سے معمور ہو جاتا ہے۔ اس کی نگاہ میں اس نعمت کی جتنی قدر و قیمت اور اہمیت ہو گی اسی نسبت سے اس کی مسرت و انبساط کی اہمیت ہو گی لیکن جس چیز کے ملنے پر خوشی کے جذبات میں تلاطم پیدا نہیں ہوتا تو اس

کا واضح مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کی اس شخص کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر یہ چیز اسے نہ ملتی تب بھی اسے افسوس نہ ہوتا مل گئی ہے تو اسے کوئی خوشی نہیں شمع جمال مصطفویؐ کے پروانے ایسے قدر ناشناس نہیں نبوت کا ماہ تمام طلوع ہوا اور ان کی زندگی کے آنگن میں مسرتوں اور شادمانیوں کی چاندنی چھٹکنے لگی ان کے دلوں کے غنچے کھل کر شگفتہ پھول بن گئے وہ یہ جانتے ہوئے اور تسلیم کرتے ہوئے کہ وہ اس احسان عظیم پر شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے پھر بھی وہ اپنی سمجھ کے مطابق بارگاہ رب العزت میں سجدہ شکر میں گر گئے اس کی حمد و ثناء کے گیت گانے لگے۔ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سرمدی پر اپنے دل و جان کو نثار کرنے لگے۔

محفل میلاد کے بارے میں بعض مدعیان علم و دانش کی غلط اندیشیاں

بعض مدعیان علم و دانش فرزندان اسلام کے ان مظاہر تشکر و مسرت کو دیکھ کر غصہ سے بے قابو ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان شکر گزار بندوں پر طعن و تشنیع کے تیروں کی موسلادھار بارش شروع کر دیتے ہیں۔ ان حضرات نے بھی اس فرمان الٰہی کا بدقت نظر مطالعہ فرمایا ہے۔

قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحو ھو اخیر مما یجمعون○

"اے حبیب! آپ فرمایئے کہ اللہ کا فضل اور اسکی رحمت ہے اور بس چاہئے کہ اس پر خوشی منائیں یہ بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جن کو وہ جمع کرتے ہیں۔" (سورۃ یونس: ۵۸)

اس آیت کریمہ میں حکم دیا جا رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رحمت ہو تو منہ بسور کر نہ بیٹھ جایا کرو اپنی ہانڈیوں کو اوندھا نہ کر دیا کرو۔ جو چراغ جل رہا ہے اس کو بھی نہ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ اظہار تشکر نہیں بلکہ کفران نعمت ہے ایسا نہ کرو بلکہ

"فلیفرحو" خوشی اور مسرت کا مظاہرہ کیا کرو اور یہ بتانے کی قطعاً ضرورت نہیں کہ اظہار مسرت کا کیا طریقہ ہوتا ہے جب دل میں سچی خوشی کے جذبات امڈ کر آتے ہیں تو اپنے ظہور کے لئے وہ خود راستہ پیدا کر لیا کرتے ہیں۔

امت اسلامیہ صدیوں سے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ پر اپنے جذبات تشکر و امتنان کا اظہار کرتی رہی ہے ہر سال ہر اسلامی ملک کے ہر چھوٹے بڑے گاؤں اور شہر میں عید میلاد النبی ﷺ منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان راتوں اور دنوں میں ذکر و فکر کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور اس کے محبوب مکرم شفیع المذنبین کی شان رفعت و دلربائی کے تذکرے کئے جاتے ہیں سامعین کو اس دین قیم کے احکامات سے آگاہ کیا جاتا ہے علماء تقریریں کرتے ہیں اور ادباء مقالے پڑھتے ہیں شعراء اپنے منظوم کلام سے اظہار عقیدت و محبت کرتے ہیں صلوۃ وسلام کی روح پرور صداؤں سے ساری فضا معطر اور منور ہو جاتی ہے اہل خیر کھانے پکا کر غرباء و مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ صدقات و خیرات سے ضرورت مندوں کی جھولیاں بھر دیتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ گلشن اسلام میں از سر نو بہار آگئی ہے۔

امام ابو شامہ جو امام نووی شارح صحیح مسلم کے استاذ الحدیث ہیں فرماتے ہیں۔

ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی اللہ علیہ وسلم من الصدقات والمعروف و اظهار الزینته والسرور فان ذالک مع ما فیہ من الاحسان للفقراء مشعر بمحبته لنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و تعظیمه فی القلب فاعل ذلک وشکر للہ تعالی علی ما من به من ایجاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ارسله رحمته للعالمین

" ہمارے زمانہ میں جو بہترین نیا کام کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ہر سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے دن صدقات اور خیرات کرتے ہیں۔ اور اظہار مسرت کے لئے اپنے گھروں اور کوچوں کو آراستہ کرتے ہیں کیونکہ اس میں کئی فائدے ہیں فقراء

مساکین کے ساتھ احسان اور مروت کا برتاؤ ہوتا ہے نیز جو شخص یہ کام کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کی محبت ہے۔ اور عظمت کا چراغ ضیاء بار ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرما کر اور حضور کو رحمت العالمین کی خلعت فاخرہ پہنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے جس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اس بہجت و مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔(۱۰۳)

ایک دوسرے محدث امام سخاوی کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ان عمل المولد حدث بعد القرون الثلاثه ثم لا زال اہل لاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار یعملون المولد و یتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات و یعتنون بقراء ته مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم۔

"کہ موجودہ صورت میں محفل میلاد کا انعقاد قرون ثلاثہ کے بعد شروع ہوا پھر اس وقت سے تمام ملکوں اور تمام بڑے شہروں میں اہل اسلام میلاد شریف کی محفلوں کا انعقاد کرتے رہے ہیں اس کی راتوں میں صدقات و خیرات سے فقراء و مساکین کی دلداری کرتے ہیں حضور کی ولادت باسعادت کا واقعہ پڑھ کر حاضرین کو بڑے اہتمام سے سنایا جاتا ہے اور اس عمل کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم کی ان پر بارش کرتا ہے۔"

ایک تیسرے محدث جو ضعیف احادیث پر تنقید کرنے میں بے رحمی کی حد تک بے باک ہیں یعنی علامہ ابن جوزی (علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی) کی رائے بھی اس سلسلہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

قال ابن الجوزی من خواصه انه امان فی ذالک العام و بشری عاجلته بنیل البغیته والمرام۔

"ابن جوزی فرماتے ہیں کہ محفل میلاد کی خصوصی برکتوں سے یہ ہے کہ جو اسکو منعقد کرتا ہے اس کی برکت سے سارا سال اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں رہتا ہے اور اپنے

مقصد اور مطلوب کے جلدی حصول کے لئے یہ ایک بشارت ہے۔"

علماء کرام نے یہ وضاحت کی ہے کہ محافل میلاد کے انعقاد کا آغاز کب اور کس نے کیا۔

امام ابن جوزی ہی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے اربل کے بادشاہ الملک المظفر ابو سعید نے اس کا آغاز کیا اور اس زمانہ کے محدث شہیر حافظ ابن وحیہ نے اس مقصد کے لئے ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام "التنویر فی مولد البشیر النذیر" تجویز کیا ملک مظفر کے سامنے جب یہ تصنیف پیش کی گئی تو اس نے ابن وحیہ کو ایک ہزار اشرفی بطور انعام پیش کی وہ ربیع الاول شریف میں ہر سال محفل میلاد کے انعقاد کا اہتمام کرتا تھا زیرک' دانا' بہادر اور مرد میدان تھا۔ دانشور اور عدل گستر تھا اس کا عہد حکومت کافی طویل ہوا۔ یہاں تک کہ اس نے ۶۳۰ھ میں اس حالت میں وفات پائی کہ اس نے عکہ کے شہر میں جہاں صلیبیوں نے قبضہ کر رکھا تھا۔ اس کا محاصرہ کیا ہوا تھا اس کا ظاہر اور باطن بہت ہی پسندیدہ تھا ابن جوزی کے الفاظ میں آپ اس مرد مومن کی سیرت کا مطالعہ فرمائیں۔

کان شہما' شجاعا' بطلا' عاقلا' عادلا و طالت مدتہ فی الملک الی ان مات وھو محاصر الفرنج بمدینتہ عکا سنتہ ثلاثین و ستمائتہ محمود السیرتہ والسریرتہ

سبط ابن الجوزی' اپنی تصنیف "مراۃ الزمان" میں اس ضیافت کا ذکر کرتے ہیں جو ملک مظفر میلاد شریف کے موقع پر کیا کرتا تھا۔ اور جس میں اس زمانہ کے اکابر علماء اور اعاظم صوفیاء شرکت فرمایا کرتے تھے۔ اس ضیافت کا یہ حال اس آدمی کی زبانی بیان کیا گیا ہے جو خود اس دعوت میں شریک تھا وہ کہتا ہے کہ میں نے بھیڑ بکریوں کے پانچ ہزار سر' دس ہزار مرغیاں اور فیرنی کے ایک لاکھ سکورے اور حلوے کے تیس ہزار طشت خود دیکھے جو علماء صوفیاء اس ضیافت میں شرکت کرتے ملک مظفر انہیں خلعتیں پہناتا۔ اور میلاد شریف کی اس تقریب پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا۔

علامہ محمد رضا نے اپنی سیرت کی کتاب "محمد رسول اللہ" میں مندرجہ بالا حوالہ جات ذکر

کرنے کے بعد ان پر مندرجہ ذیل اضافہ کیا ہے جس کا خلاصہ ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

جزائر کے سلطان ابو حمو موسیٰ بڑے اہتمام اور اجلال کے ساتھ شب میلاد منایا کرتے تھے۔ سلطان تلمسان (۱۰۳) کی ایک تقریب میلاد کا آنکھوں دیکھا حال الحافظ سیدی ابو عبداللہ التنسی نے "راح الارواح" میں تحریر کیا ہے لکھتے ہیں۔

ابو حمو شب میلاد مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے دارالحکومت تلمسان میں بہت بڑی دعوت کا اہتمام کیا کرتے تھے جس میں خاص و عام سب لوگ مدعو ہوتے تھے جلسہ گاہ میں ہر طرف قیمتی قالین بچھے ہوئے۔ ان پر گاؤ تکئے لگے ہوئے اور بڑی بڑی شمعیں جو دور سے ستون کی طرح نظر آتی تھیں اور دستر خوان' انگیٹھیاں جن میں خوشبو سلگ رہی ہوتی تھی یوں محسوس ہوتا تھا کہ خالص پگھلا ہوا سونا انڈیلا جا رہا ہے تمام حاضرین کو رنگ برنگ لذیذ کھانے پیش کئے جاتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ موسم بہار کے رنگین پھولوں کے گلدستے ہر مہمان کے سامنے سجا کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ ان کی رنگت کو دیکھ کر انکے کھانے کی خواہش دوبالا ہو جاتی تھی آنکھیں ان کی رنگینی کو دیکھ کر روشن ہوتی تھیں اور بھینی بھینی مہک مشام جان کو معطر کر رہی ہوتی تھی۔ تمام لوگوں کو درجہ بدرجہ بٹھایا جاتا تھا سب حاضرین کے چہروں پر وقار اور احترام کی روشنی چمک رہی ہوتی تھی اس کے بعد بارگاہ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے لئے مدحیہ قصائد پڑھے جاتے تھے۔ اور ایسے مواعظ اور نصائح کا سلسلہ جاری رہتا تھا جو لوگوں کو گناہوں سے برگشتہ کر کے عبادت و اطاعت کی طرف راغب کرتے تھے یہ سارے کام اس ترتیب سے ہوتے کہ حاضرین کو قطعاً تھکاوٹ یا اکتاہٹ کا احساس نہ ہوتا اس روح پرور تقریب کے مختلف پروگراموں کو سن کر دلوں کو راحت ہوتی اور نفوس کو مسرت حاصل ہوتی۔

سلطان رضوان اللہ علیہ کے قریب شاہی خزانہ رکھا ہوتا جس کو ایک رنگ برنگی یمنی چادر سے ڈھانپا ہوا ہوتا۔ رات کے گھنٹوں کے برابر اس میں دروازے ہوتے جب ایک گھنٹہ گزرتا تو اس دروازے پر اتنی چوٹیں لگتیں جتنے بجے ہوتے دروازہ کھلتا اور ایک خادمہ نکلتی جس کے ہاتھ میں انعامات لینے والوں کی فہرست ہوتی سلطان اس کے

مطابق انعام تقسیم کرتا اور یہ سب سلسلہ صبح کی اذان تک جاری رہتا ہمارے یہ سیرت نگار اپنے زمانہ کے حالات بھی لکھتے ہیں کہ مصر میں کس اہتمام سے عید میلاد کا جشن منایا جاتا ہے۔

بعض متشددین محفل میلاد کے انعقاد کو بدعت کہتے ہیں اور بھی بدعت وہ جو مذموم ہے اور ضلالت ہے بیشک حدیث پاک میں بدعت سے اجتناب اور پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے غور طلب امر یہ ہے کہ بدعت کا مفہوم کیا ہے اگر بدعت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عمل جو عہد رسالت میں اور عہد خلافت راشدہ میں نہ تھا اور اس کے بعد ظہور پذیر ہوا وہ بدعت ہے اور بدعت مذمومہ ہے اور اس پر عمل کرنے والا گمراہ ہے۔ اور دوزخ کا ایندھن ہے تو پھر اس کی زد صرف محفل میلاد پر ہی نہ پڑے گی بلکہ امت کا کوئی فرد بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکے گا۔ یہ علوم جن کی تدریس کے لئے بڑے بڑے مدارس اور جامعات اور یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں اور جن پر کروڑہا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے ان علوم میں سے بیشتر وہ علوم ہیں جنکا خیرالقرون میں یا تو نام و نشان ہی نہ تھا اور اگر تھا تو اس کی موجودہ صورت کا کہیں وجود نہ تھا۔ صرف ' نحو ' معانی ' بلاغت ' اصول الفقہ ' اصول حدیث یہ تمام علوم بعد کی پیداوار ہیں کیا جن علماء و فضلاء نے ان علوم کو مدون کیا اور اپنی گراں قدر زندگیاں اپنی قیمتی صلاحتیں اور اوقات ان کو معراج کمال تک پہنچانے کے لئے اور انکی نوک پلک سنوارنے کے لئے صرف کئے اور وہ سب بدعتی تھے اور اس بدعت کے ارتکاب کے باعث وہ سب ان حضرات کے فتویٰ کے مطابق جہنم کا ایندھن بنے پھر گزشتہ چودہ صدیوں میں اسلام کے دامن میں کون رہ جاتا ہے جسے جنت کا مستحق قرار دیا جائے۔ اسی طرح علوم قرآن و سنت اور فقہ کی تدوین تو خیر القرون میں نہیں کی گئی تھی یہ بھی بعد میں آنے والے علماء و فضلاء کی شبانہ روز جگر کاریوں اور کاوشوں کا ثمر ہیں۔ پھر یہ علوم جنکا وجود ہی مجسمہ بدعت ہے ' کی تدریس کے لئے جو جامعات اور یونیورسٹیاں آج تک تعمیر کی گئیں یا اب بھی تعمیر کی جا رہی ہیں اور ان پر کروڑہا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے کیا یہ سب تعلیمات دین کی خلاف ورزی ہے اور غضب الٰہی کو دعوت دینے کا باعث ہے۔

یہ عظیم الشان مسجدیں اور ان کے فلک بوس مینار اور ان کے مزین محراب عہد رسالت میں کہاں تھے۔ کیا ان سب کو آپ گرا دینے کا حکم دیں گے کیا آپ قاطع بدعت کہلانے کے جنون میں اپنی فوج سے توپیں ٹینک بمبار طیارے سب چھین لیں گے اور اسکی بجائے انہیں تیر کمان دے کر میدان جنگ میں جھونک دیں گے۔ جو بدعت کی آپ نے تعریف کی ہے وہ تو ان تمام چیزوں کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں کیا اسلام جو دین فطرت ہے اس کی ہمہ گیر تعلیمات اور اسکی جہاں پرور روح کو آپ اپنے ذہن کے تنگ زنداں میں بند کرنے کی ناکام کوشش میں اپنا وقت ضائع کرتے رہیں گے۔ ہم ان حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ علماء اسلام نے بدعت کی جو وضاحت اور تشریح کی ہے اس کو پیش نظر رکھا جائے تو اس قسم کے توہمات سے انسان کو واسطہ ہی نہیں پڑتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں واجب ' مستحب ' مکروہ ' مباح ' حرام۔

۱۔ اس نئی چیز میں کوئی مصلحت ہو تو وہ واجب ہے۔ جیسے علوم صرف و نحو وغیرہ کی تعلیم و تدریس اور اہل زیغ و باطل کا رد۔ اگرچہ یہ علوم عہد رسالت میں موجود نہ تھے لیکن قرآن و سنت اور دین کو سمجھنے کے لئے اب ان کی تعلیم اور تدریس واجبات دینیہ میں سے ہے۔ اسی طرح جو باطل فرقے اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوئے تھے بلکہ بعد میں موجود ہوئے ان کی تردید آج کل کے علماء پر فرض ہے۔

۲۔ وہ چیزیں جن میں لوگوں کی بھلائی بہتری اور فائدہ ہے وہ مستحب ہیں جیسے سراؤں کی تعمیر۔ تاکہ مسافر وہاں آرام سے رات بسر کر سکیں یا میناروں پر چڑھ کر اذان دینا تاکہ موذن کی آواز دور دور تک پہنچ سکے یا عام مدارس کا قیام تاکہ علم کی روشنی ہر سو پھیلے یہ مستحبات اور مندوبات میں سے ہے۔

۳۔ مباح جیسے کھانے پینے میں وسعت اور فراخی اچھا لباس پہننا۔ آٹا چھان کر استعمال کرنا یہ مباحات شرعیہ ہیں۔ اگرچہ عہد رسالت میں ان چھنے آٹے کی روٹی استعمال ہوتی تھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان چھنے آٹے کی روٹی تناول فرمایا کرتے تھے لیکن اگر کوئی شخص آٹا چھان کر روٹی پکاتا ہے تو اس کے لئے مباح ہے

بدعت اور گمراہی نہیں تاکہ اس کو دوزخی ہونے کی یہ حضرات بشارت سنائیں۔

۴۔ وہ کام جس میں اسراف ہو وہ مکروہ ہیں۔ اس طرح مساجد و مصاحف کی غیر ضروری زیب و زینت۔

۵۔ حرام ایسا فعل ہے جو کسی سنت کے خلاف ہو اور اس میں کوئی شرعی مصلحت نہ ہو۔ امام ابو زکریا محی الدین بن شرف النووی نے شرح مسلم اور تہذیب الاسماء واللغات میں لفظ بدعت پر سیر حاصل بحث کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد اس کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے اور طرح طرح کے شبہات جو اذہان و قلوب کو پریشان کرتے ہیں خود بخود کافور ہو جاتے ہیں تہذیب الاسماء واللغات کی چند سطور ناظرین کے مطالعہ کے لئے یہاں نقل کر رہا ہوں تاکہ وہ اسے غور سے پڑھیں اور اپنی تسلی کر لیں۔

البدعته بکسر الباء فی الشرع ھی احداث مالم یکن فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وھی منقسمته الی حسنته و قبیحته قال الشیخ الامام المجمع علی امامته و جلالته و تمکنه فی انواع العلوم و براعته ابو محمد عبدالعزیز بن عبدالسلام رحمه اللہ تعالیٰ و رضی عنه فی آخر کتاب القواعد البدعته منقسمته الی واجبته و محرمته و مندوبته و مکروھته و مباحته (القسم الثانی من تھذیب الاسماء (ص ۲۲)

"شریعت میں بدعت اس کو کہتے ہیں کہ ایسی نئی چیز پیدا کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہیں تھی۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں بدعت حسنہ بدعت قبیحہ علامہ ابو محمد عبدالعزیز بن عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ و رضی اللہ عنہ جن کی امامت پر اور جلالت شان پر ساری امت متفق ہے اور تمام علوم ان کی مہارت اور براعت کو سب تسلیم کرتے ہیں انہوں نے اپنی تصنیف کتاب القواعد کے آخر میں بیان کیا ہے کہ بدعت کی مندرجہ ذیل یہ قسمیں ہیں واجب حرام مستحب مکروہ اور مباح"

امام ابوزکریا بن شرف النووی صحیح مسلم کی اپنی شرح میں کل بدعۃ ضلالۃ کی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

ہذا عام مخصوص والمراد غالب البدع قال اہل اللغته ھی کل شئی عمل

علی غیر مثال سابق قال العلماء البدعته علی خمسته اقسام واجبته و مندوبة و محرمه و مکروبة و مباحته فمن الواجبته نظم ادلته المتکلمین للرد علی الملاحدة و المبتدعین و شبه ذالک و من المندوبته تصنیف کتب العلم و بناء المدارس والربط و غیر ذالک ومن المباح التبسط فی لوان الاطعمته و غیر ذلک والحرام والمکروہ ظاہران۔

"کل بدعۃ ضلالہ اگرچہ عام ہے لیکن یہ مخصوص ہے یعنی ہر بدعت ضلالت نہیں بلکہ غالب بدعۃ ضلالت ہوتی ہے لغت میں اس چیز کو بدعت کہتے ہیں جس کی مثال پہلے موجود نہ ہو۔ اور علماء کرام کہتے ہیں کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) واجب (۲) مستحب (۳) حرام (۴) مکروہ (۵) مباح

واجب کی مثال یہ دی ہے جیسے متکلمین کا ملحدوں اور اہل بدعت پر رد کرنے کے لئے اپنے دلائل کو منظم کرنا مستحب کی مثال یہ ہے مختلف علوم و فنون پر کتابیں تصنیف کرنا مدرسے تعمیر کرنا اور سرائیں وغیرہ بنانا مباح کی مثال یہ ہے جیسے طرح طرح کے لذیذ کھانے پکانا وغیرہ اور حرام اور مکروہ ظاہر ہیں۔(۱۰۵)

امام موصوف نے تہذیب الاسماء واللغات میں بدعہ محرمہ کی مثال یہ دی ہے قدریہ جبریہ، مرجیہ اور مجسمہ کے مذاہب باطلہ بدعہ مکروہ کی مثال مساجد کی بلا ضرورت و مقصد تزئین وغیرہ (۱۰۶)

لیکن محفل میلاد کے انعقاد میں نہ کسی سنت ثابتہ کی خلاف ورزی ہے اور نہ کسی فعل حرام کا ارتکاب ہے بلکہ یہ نعمت خداوندی پر اس کا شکر ہے اور شکر کا ادا کرنا کثیر آیات سے ثابت ہے اسی طرح آیت "فلیفرحوا" سے اس فضل و نعمت خداوندی پر اظہار مسرت کرنا حکم الٰہی ہے۔

علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے معترضین کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ محفل میلاد کا انعقاد بے اصل نہیں ہے بلکہ اس کے لئے سنت نبوی میں اصل موجود ہے اس ضمن میں انہوں نے یہ حدیث تحریر فرمائی جو صحیحین میں موجود ہے۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدم المدینة فوجد الیہود

یصومون یوم عاشورہ فسالھم فقالوا ھوا یوم اغرق فیہ فرعون و نجا موسٰی و نحن نصومہ شکرا فقال نحن اولی بموسٰی منکم"

"کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہوئے تو یہودیوں کو پایا کہ وہ عاشورا کے دن روزہ رکھا کرتے حضور نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے جس دن فرعون غرق ہوا اور موسیٰ علیہ السلام نے نجات پائی۔ ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ رحمت عالم نے فرمایا! تم سے زیادہ ہم اس بات کے حق دار ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔"

(چنانچہ حضور نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنی امت کو بھی ایک دن کے بجائے دو دن روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی)

صحیح بخاری میں یہ روایت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خبر جب ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے اسے دی تو اپنے بھتیجے کی ولادت کی خوشخبری سن کر اس نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا اگرچہ اس کی موت کفر پر ہوئی اور اس کی مذمت میں پوری سورت نازل ہوئی لیکن میلاد مصطفیٰ پر اظہار مسرت کی برکت سے ہر سوموار کو اسے پانی کا گھونٹ پلایا جاتا ہے اور اس کے عذاب میں بھی اس روز تخفیف کی جاتی ہے۔

حافظ الشام شمس الدین محمد بن ناصر نے کیا خوب کہا ہے۔

اذ کان ہذا کافر جاء ذمہ و تبت یداہ فی الجحیم مخلدا
آتی انہ فی یوم الاثنین دائما یخفف عنہ للسرور باحمدا
وما الظن بالعبد الذی کان عمرہ باحمد مسرورا ومات موحدا

"جب ایک کافر، جس کی مذمت میں پوری سورت "تبت یدا" نازل ہوئی اور جو تاابد جہنم میں رہے گا اس کے بارے میں ہے کہ حضور کی ولادت پر اظہار مسرت کی برکت سے ہر سوموار کو اس کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے تو تمہارا کیا خیال ہے اس بندے کے بارے میں جو زندگی بھر احمد مجتبیٰ کی ولادت باسعادت پر خوشی مناتا رہا اور

کلمہ توحید پڑھتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا ہے۔"

اس لئے ہم بصد ادب اور ازراہ جذبہ خیر اندیشی ان حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس تشدد کو ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی ولادت باسعادت سب امتیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے۔ آیئے اس روز مل کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا کریں۔ سب مل کر اس کی تسبیح و تہلیل کے نغمے الاپا کریں اظہار مسرت کے ہر جائز طریقہ کو شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے بروئے کار لائیں ایسی محفلوں کا انعقاد کریں جن میں امت مصطفویہ کے افراد جمع ہوں۔ اور ان کے علماء اور حکماء سیرت محمدیہ سے انہیں آگاہ کریں اپ کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جمال و کمال میں عقیدت و محبت سے صلوٰۃ و سلام کے رنگین پھول پیش کیا کریں اور یہ اہتمام بہرحال ملحوظ خاطر رہے کہ کوئی ایسی حرکت نہ ہونے پائے جس میں کسی فرمان الٰہی کی نافرمانی ہو یا سنت نبویہ کی خلاف ورزی ہو۔

اس سلسلہ میں ہم سب متفق ہیں اور ہمارا غیر مشروط تعاون ان مصلحین امت کو میسر رہے گا۔ جو اس نیک مقصد کے لئے کوشاں ہیں۔

ولادت مصطفیٰ ابدی مسرتوں اور سچی خوشیوں کی پیغامبر بن کر آئی تھی۔ جس سے کائنات کی ہر چیز شادان و فرحاں تھی۔ فرشتے شکر ایزدی بجا رہے تھے عرش اور فرش میں بہار کا سماں تھا۔ لیکن ایک ذات تھی جو فریاد کناں تھی جو مصروف آہ و فغاں تھی جو چیخ چلا رہی تھی۔ اور اپنی بدبختی اور حرماں نصیبی پر اشک فشاں تھی اور وہ ملعون ابلیس کی ذات تھی۔

علامہ ابو القاسم سہیلی لکھتے ہیں۔

ان ابلیس لعنہ اللہ رن اربع رنات رنۃ حین لعن حین اھبط ورنۃ حین ولد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ورنۃ حین انزلت فاتحۃ الکتب قال الزین والنخار من عمل الشیطان

وہ ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا۔ پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا۔ دوسری مرتبہ جب اسی بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا تیسری مرتبہ جب

سرکارِ دوعالم کی ولادت باسعادت ہوئی چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔ (۱۰۷)

علامہ ابن کثیر نے بھی علامہ سہیلی کی اس عبارت کو السیرۃ النبویہ ص ۲۱۳ ج ۱ میں جوں کا توں نقل کیا ہے اور ابن سید الناس نے "عیون الاثر" ص ۲۷ ج ۱ میں اس روایت کو بالکل اسی طرح درج کیا ہے۔

علامہ احمد بن زینی دحلان السیرۃ النبویہ میں رقمطراز ہیں:۔

وعن عکرمتہ ان ابلیس لما ولد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ورائی تساقط النجوم قال لجنودہ قد ولد اللیلۃ ولد یفسد امرنا فقال لہ جنودہ لو ذہبت فخبنتہ فلما دنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث اللہ جبرئیل فرکضہ برجلہ رکفۃ وقع بعدن

"عکرمہ سے مروی ہے کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ابلیس نے دیکھا کہ آسمان سے تارے گر رہے ہیں اس نے اپنے لشکریوں کو کہا کہ رات وہ پیدا ہوا ہے جو ہمارے نظام کو درہم برہم کر دے گا۔ اس کے لشکریوں نے اسے کہا کہ تم اس کے نزدیک جاؤ اور اسے چھو کر جنون میں مبتلاء کر دو۔ جب وہ اس نیت سے حضور کے قریب جانے لگا تو حضرت جبرئیل نے اسے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور اسے دور عدن میں پھینک دیا۔" (۱۰۸)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ایم اے پی ایچ ڈی)

اللہ نے سب سے پہلے نورِ محمدیؐ پیدا فرمایا (۱۰۹) نبوت سے سرفراز کیا۔ (۱۱۰) درودوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ فرشتے پیدا ہوئے تو وہ بھی درود و سلام میں شریک ہو گئے اور جب وہ نور دنیا میں آیا (۱۱۱) تو انسان بھی شریک ہو گئے۔ (۱۱۲) اگر سمجھنے والے سمجھیں تو یہ بھی جشن کا ایک انداز ہے۔ اللہ اکبر روزِ اول سے ذکر اذکار ہو رہے ہیں اور خوشیاں منائی جا رہی ہیں ---- اللہ کو اپنے پیاروں سے بڑی محبت ہے' ان کی نشانیوں کو اپنی نشانیاں بنا دیا (۱۱۳) اور تعظیم و تکریم کا حکم دیا (۱۱۴) ان کے یادگار دنوں کو اپنا یادگار دن بنا دیا۔ (۱۱۵) انبیاء علیہ السلام کا یوم ولادت بھی اللہ کے دنوں میں سے ایک دن

ہے یوم ولادت کی اہمیت کا اندازہ قرآن کریم سے ہوتا ہے۔ حضرت یحیٰی علیہ السلام کے لئے ارشاد فرمایا ---- "سلامتی ہو اس پر جس دن وہ پیدا ہوا" (۱۱۶) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس جہان رنگ و بو میں پیر کے دن تشریف لائے۔ آپ اظہار تشکر کے لئے پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب پوچھا گیا تو فرمایا ---- "اس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی (۱۱۷) اللہ تعالٰی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر احسان جتایا۔ (۱۱۸) احسان اس لئے جتایا جاتا ہے تاکہ اس کو یاد رکھا جائے' فراموش نہ کر دیا جائے ---- پھر خوشیاں منانے کا بھی حکم دیا۔ (۱۱۹) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود برسرِ منبر اپنا ذکر ولادت فرمایا (۱۲۰) بعض صحابہ کبار کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کے فضائل و شمائل بیان کئے۔ (۱۲۱) آپ کے چچا حضرت عباسؓ نے ۹ھ ر ۶۳۰ء میں غزوہ تبوک سے واپسی پر آپ کے سامنے منظوم ذکر ولادت فرمایا (۱۲۲) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود منبر پر چادر مبارک بچھائی اور انہوں نے منبر پر بیٹھ کر آپ کی شان میں قصیدہ پیش کیا۔ آپ نے دعاؤں سے نوازا ---- یہ تمام حقائق احادیث میں موجود ہیں۔

مشہور تبع تابعی حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں سناتے تو بڑا اہتمام فرماتے۔ (۱۲۴) ٹھیک ایسا ہی اہتمام جیسا آج علماء و مشائخ کی بعض محافل میں نظر آتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذر و نیاز پیش فرماتے تھے (۱۲۵) اور یہ طریقہ اب تک رائج ہے۔ ابن تیمیہ بھی محافل میلاد منعقد کرنے والے مخلصین کی تائید کرتے ہوئے اجر و ثواب کی بشارت دیتے ہیں۔ (۱۲۶) مجالس و محافل میلاد النبیؐ کوئی نئی چیز نہیں صدیوں سے اس کا سلسلہ جاری ہے اور اسکی اصل عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ (۱۲۷) اور یہ بھی فرمایا' جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا اس

کے لئے اس کا ثواب ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی اجر و ثواب ملے گا۔ (۱۲۸) مجالس میلاد کا اہتمام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کبار، تابعین و تبع تابعین اور صلحاء امت کی سنت ہے اور ان کے عمل سے ثابت ہے۔

محبت کی فطرت ہے کہ عاشق ہمیشہ اپنے محبوب کی تعریف و توصیف اور ذکر اذکار سننا پسند کرتا ہے بلکہ دل سے چاہتا ہے کہ ہر وقت اس کا ذکر ہوتا رہے کوئی ایسا عاشق نہ دیکھا جو محبوب کا ذکر کرنے والے سے الجھتا ہو اور اس کو برا بھلا کہتا ہو کیونکہ یہ محبت کی فطرت کے خلاف ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اصل خوشی منانا تو یہ ہے کہ ہر دن اور ہر آن ظاہر و باطن میں سنتوں پر عمل کریں پھر ہر سال محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی منائیں جس طرح ہمارے ان اکابر و اسلاف نے خوشی منائی جن کے دم سے اسلام کی رونق ہے۔ (۱۲۹)

علامہ مفتی محمد خان قادری

مسلمانوں کے ہاں محفل میلاد یا جشن میلاد سے مراد فقط یہ ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ کے ذکر پاک کے لئے اجتماع منعقد کرنا۔ اس میں آپؐ کے کمالات و درجات کا بیان، آپ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت کا تذکرہ، ولادت کے موقع پر عجائبات کا تذکرہ، خوشی میں جلوس نکالنا، لوگوں کو شریعت مطہرہ کی تعلیمات سے آگاہ کرنا او[illegible]ت خوانی کرنا، صدقہ و خیرات کرنا۔

[illegible]سہرا ڈالنا، رقص کرنا، ڈانس کرنا، بلکہ ہر وہ عمل جو خلاف شرع ہو اس کو کوئی جائز نہیں سمجھتا اگر کوئی شخص ان چیزوں کو محفل میلاد کا حصہ تصور کرتا ہے تو اسے غلط فہمی ہے، اسے علماء کی تصانیف کی طرف رجوع کرنا چاہئے اگر بعض جاہل ایسا کرتے ہیں تو ان کا محاسبہ ضروری ہے۔ (۱۳۰)

خلیل احمد نوری

ولادت محمدی پر فرحت و انبساط کا اظہار دنیاوی کلفتوں سے آزادی اور عذاب اخروی سے نجات کا موجب ہے۔ ابولہب نے لونڈی آزاد کر کے عذاب قبر سے تخفیف پائی۔ نیز ذکر میلاد النبیؐ انسانیت کو طبقاتی، گروہی، علاقائی، نسلی اور لسانی تفاوت سے آزادی عطا کر کے یکجہتی و اتحاد عطا کرتا ہے۔ کیونکہ سب میں ذکر رسول مقبول قدر مشترک ہے۔ میلاد النبیؐ میں ولادت و سیرت کے واقعات کے بیان سے اطاعت نبویؐ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اسوہ رسول پر عمل پیرا ہونے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ سیرت نبویؐ کے واقعات اور حق و باطل کی کشمکش میں حضور کی استقامت کا تذکرہ دین اسلام کی سربلندی، فکر و نظر میں پختگی اور عقیدے میں استقلال کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کا اتباع، تحدیث نعمت اور بیان فضل و رحمت یوں بھی ہے کہ نبی کریمؐ کی ذات گرامی سے بڑھ کر نہ کوئی نعمت ہے اور نہ کوئی فضل و رحمت ہے اور محافل میلاد بایں ہمہ غربا و فقراء اور مساکین کی نگہداشت کا ذریعہ بھی بنتی ہیں۔ (۱۳۱)

اللهم صلی علی سیدنا و مولانا راحت قلوبنا و شفیع ذنوبنا و طبیب ظاهرنا و باطننا محمد و علی آله واصحابه واولیاء امته اجمعین الی یوم الدین ○

مولانا محمد رشید نقشبندی

یہ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ہے کہ آپ کی اس دنیائے آب و گل میں تشریف آوری کی خوشی میں ہم مسرت و ابتہاج کی تقریبیں منعقد کرتے ہیں۔

شہروں، قصبوں اور گلیوں کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے جلوس اور جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ سیرت و صورت اور فضائل و مناقب پر تقاریر ہوتی ہیں۔ حمد و نعت کے پرکیف نغموں سے حاضرین کے قلوب کو روشن و منور کیا جاتا ہے۔ مومنین و مخلصین بڑے ادب و احترام سے کھڑے ہو کر شہنشاہ کائنات کے حضور میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے محافل میلاد باعث خیر و برکت اور فلاح دارین ہیں۔(۱۳۲)

صوفی غلام سرور نقشبندی

"ربیع الاول کا مہینہ انوار اور رحمت کا مظہر ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر سال ہمیں اظہار مسرت کا حکم دیا گیا ہے۔ چونکہ ماہ مبارک میں آقائے نامدار مدنی تاجدار نور مجسم نبی مکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کی تشریف آوری اہل ایمان کے لئے مسرت و افتخار کا باعث ہے اور اہل کفر و شرک کے لئے غم و الم اور افسوس کا باعث ہے۔ نبی کریمؐ کی ولادت پر سوائے ابلیس کے سب خوشیاں مناتے ہیں۔"(۱۳۳)

علامہ محمد فیض احمد اویسی

"تمام ممالک کے صحیح العقیدہ مسلمان عید میلاد النبیؐ کی تقریب سعید مناتے ہیں۔ جگہ جگہ محافل میلاد و مجالس ذکر و درود کا انعقاد ہوتا ہے۔ قریہ قریہ عظیم الشان جلوس نکالے جاتے ہیں۔ بڑے وسیع پیمانے پر خیرات ہوتی ہے۔ طعام و شرنی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور ذکر مصطفویؐ کے اعزاز و شوکت کے لئے محافل و جلوس کی زیب و زینت سے بارگاہ رسالت میں عقیدت کے پھول پیش کر کے محبت و نیاز مندی کا اظہار کیا جاتا ہے۔"(۱۳۴)

مفتی رشید احمد لدھیانوی

مفتی رشید احمد لدھیانوی میلاد کے سلسلہ میں استدلال کرتے ہوئے، لکھتے ہیں:۔
"جب ابولہب جیسے کافر کے لئے میلاد النبیؐ کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئی تو جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپؐ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔"(۱۳۵)

محمد شہزاد ملک مجددی

" قرآن عظیم الشان میں جا بجا حضور اکرمؐ کی ولادت و پیدائش، بعثت اور تشریف آوری کا تذکرہ موجود ہے۔ لقدجاء کم' لقدمن اللہ' ارسلنک شاہدا و مبشرا و نذیرا' ارسلنک رحمتہ للعالمین ۔ احادیث مبارکہ میں اول ماخلق اللہ نوری۔ اللہ نے سب سے پہلے میرا نور تخلیق کیا۔ انااکرم الاولین والاخرین۔ الغرض پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہونے والے اس پاک نبیؐ نے بار ہا اپنی ولادت، حسب نسب اور شرف و بزرگی کا ذکر اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔"(۱۳۶)
اس لحاظ سے مقام غور ہے کہ انعام خداوندی میں سب سے بڑا انعام لقد من اللہ کے تحت نبی کریمؐ رؤف الرحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ذات اقدس ہے تو پھر آپ کی تشریف آوری اور پیدائش کا دن ایام اللہ کے زمرے سے باہر کیسے ہو سکتا ہے؟ اور قل بفضل اللہ و برحمتہ سے ثابت ہوا کہ اللہ کے فضل و رحمت پر خوشی کا اظہار کرنا حکم الٰہی ہے اور بے شک نبی کریمؐ کو رحمتہ اللعالمین بنا کر بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل عظیم ہے لہٰذا نبی کریم کی ولادت با سعادت کے موقعہ پر ہر جائز خوشی کا اظہار اس آیت پر عمل ہے اور میلاد جائز و مستحب و مستحسن ہے۔(۱۳۷)

ڈاکٹر حسین الدین ہاشمی

(ڈاکٹر حسین الدین ہاشمی لاس اینجلس کیلی فورنیا میں ساؤتھ بے اسلامک سنٹر کے ڈائریکٹر ہیں۔ اور ایک اسلامی رسالہ "لائٹ" کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ یو۔ سی۔ ایل اے یونیورسٹی سے اسلامک سٹڈیز میں پی ایچ ڈی ہیں۔ موصوف کا تعلق لاہور' پاکستان سے ہے)

ڈاکٹر حسین الدین ہاشمی نے نقشبندیہ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام شکاگو میں پہلی انٹرنیشنل میلاد النبیؐ کانفرنس منعقدہ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۴ء میں فرمایا۔

"میلاد النبیؐ کا مقصد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور تعلیمات کو سمجھنا ہے۔ میلاد مصطفیٰؐ دراصل سنت الٰہی ہے ہمارے پیارے رسولؐ نبی الانبیا اور رسول الرسل ہیں۔ حضور اکرمؐ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو سامنے بٹھا کر قصیدہ سنا پھر ان کے لئے دعا کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہونا چاہئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔

محافل میلاد ایمان' روحانیت اور ہدایت کا سبب ہیں۔ ہمارے دل و دماغ پر بری سوسائٹی اور بری صحبت سے جو زنگ لگ جاتا ہے ذکر اللہ اور ذکر رسولؐ کے ذریعے صاف ہو جاتا ہے۔ میلاد النبیؐ کا منانا دور حاضر کی سب سے اہم ضرورت ہے اور ہم سب گلشن مصطفیٰؐ کے رنگ برنگ پھول ہیں۔ ہمیں تمام اختلافات کے باوجود ایک دوسرے سے محبت اور عزت سے پیش آنا چاہئے۔ (۱۳۸)

شیخ محمد معصوم نقشبندی کردی

(شیخ محمد معصوم نقشبندی کردی عالم ظاہر و باطن ہیں۔ شافعی سکالر اور نقشبندی صوفی ہیں۔ ان کا شجرہ نسب حضرت خالد کردی نقشبندی مجددیؒ سے جا ملتا ہے۔ آپ نقشبندیہ فاؤنڈیشن' شکاگو کی مشاورتی کونسل کے ممبر ہیں۔)

آپ نے شکاگو میں انٹرنیشنل میلاد النبیؐ کانفرنس منعقدہ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۴ء میں فارسی زبان میں عالمانہ تقریر کی جس کا انگریزی ترجمہ حامد الگر اور ڈاکٹر عبدالحق گڈلاس نے کیا آپ نے فرمایا:۔

"میلاد النبیؐ کی تقریب صدیوں سے عالم اسلام میں رائج ہے اور یہ مقام افسوس ہے کہ ایک گروپ جو اپنے آپ کو غیر مقلد کہتا ہے اعتراض کرتا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم صرف قرآن کو مانتے ہیں۔ اور مجتہد اماموں (امام ابو حنیفہؒ' امام مالکؒ' امام شافعیؒ' امام حنبلؒ) کی تقلید نہیں کرتے' بہر صورت یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب کی تقلید کرتے ہیں۔ جو ۱۳۰۰ سال بعد آیا اور اس کے والد عبدالوہاب اور بھائی شیخ سلیمان نے اس کی مخالفت کی۔ دشمنان اسلام نے اس گروہ کو مسلمانوں میں تفرقہ بازی کے لئے استعمال کیا۔ کہاں ایک انسان جو ۱۳۰۰ سال بعد آیا اس کا دینی علم صحابہ کبارؓ' تابعین' تبع تابعین' اور مجتہد اماموں سے زیادہ ہے؟ کیا شیخ حسن بصریؒ' امام جعفر صادقؒ' جنید بغدادیؒ' چاروں امام اور ان کے مقلد اہلسنت والجماعت علمائے عظام و صوفیائے کرام کو دین کی سمجھ نہ تھی؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میری امت کے لئے سب سے زیادہ خطرہ علمائے سو (برے علما) کی طرف سے ہے۔" (۱۳۹)

میلاد و قیام میلاد کے مسائل و مباحث پر مشتمل معروف کتابوں کی فہرست درج ذیل ہے۔

- اشباع الکلام فی اثبات المولد و القیام (مولوی سلامت اللہ بن برکت اللہ بدایونی)
- اذاقتہ الاثام لمانعی المولد والقیام (مولانا نقی علی خان بن رضا علی حنفی بریلوی)
- مظاہر الحق رسالہ اثبات میلاد و قیام میں (مولانا رضا علی بن سخاوت علی بناری)
- نصرت احمدیہ فی رد قول النجدیہ (سید احمد علی) مطبع نولکشور لکھنؤ' ۱۸۹۴ء

○ بشریٰ الکرام فی عمل المولد و القیام (مولانا انوار اللہ خاں) مطبع حسن پریس حیدر آباد دکن ۱۳۳۶ھ (ص ۳۴)

○ القول المحمود فی اثبات محفل المولود بحوالہ فہرست مکتبہ مشرقیہ پشاور صفحات ۱۲

○ جواب استفسار مولود شریف ۷۹ ۱۲ھ بحوالہ فہرست کتب خانہ سردار الحکما حیدر آباد دکن نشان ۴۱۶۳

○ دافع الاوہام فی محفل خیر الانام مطبوعہ دہلی۔

○ فتاوی در تعظیم و تکریم و زیارت بحوالہ فہرست کتب خانہ عام اہل اسلام مدراس

○ سیف الاسلام المسلول علی المناع لعمل المولد والقیام (مولوی عبدالقادر بن فضل رسول عثمانی)

○ الطریقۃ الحسنۃ فی اثبات المولد و القیام (مولوی رحمان علی بن شیر علی ناروی)

○ الانوار الساطعہ فی اثبات المولد والفاتحہ (مولوی عبدالسمیع بیدل رامپوری سہارنپوری) فہرست سردار الحکماء حیدر آباد دکن نشان ۴۲۶۷

○ دافع الاوہام فی المولد والقیام (مولوی عبدالسمیع بیدل رامپوری سہارنپوری)

○ ہدایت العباد الی آداب محفل المیلاد (مولوی عبدالغفار بن عالم علی لکھنوی کانپوری)

○ رسالہ فی تحقیق المولدوالقیام (بزبان عربی - مرتبہ مولوی عبدالعلی بلگرامی) بحوالہ تذکرہ علمائے ہند' مولوی رحمان علی ص ۱۳۴

○ فتوی میلاد (مولوی عبدالاحد) ۱۹۰۰ء مطبع مجتبائی دہلی

○ وسیلتہ المعاد فی اثبات میلاد خیرالعباد (محمد عبداللہ) ۱۳۰۳ھ بحوالہ فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن جلد ۲ ص ۱۳۰۴

○ انوار احمدیہ فی الاستعانۃ خیرالبریہ (غلام محمد) اشاعت العلوم' حیدر آباد دکن۔

○ غایۃ الکلام فی ابطال عمل المولد و القیام (بزبان فارسی - مرتبہ مولوی بشیرالدین عثمانی قنوجی)

○ کلمۃ الحق (بزبان فارسی- مرتبہ صدیق حسن بھوپالی)

○ اعلاء کلمۃ الحق (سید سبط احمد)

○ قامع البدعہ (سید محمد ظاہر بن غلام جیلانی حسنی حسینی رائے بریلوی)

○ البراہین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ (مولوی خلیل احمد)

○ ارشاد العنود الی ادب المود (مولوی وکیل احمد سکندر پوری)

○ نہایۃ الارشاد الی محفل المیلاد (عربی - مولوی معین القضاۃ حیدر آبادی لکھنوی بن محمد وزیر)

○ ہادی المضلین (مولوی ناصر الدین قادری دہلوی) یہ کتاب میلاد و قیام کے اثبات میں اور مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی' شاہ اسحاق دہلوی مہاجر مکی کی تردید میں ہے۔

○ تاریخ میلاد (مولوی عبدالشکور مرزاپوری)

○ فتاوی میلاد شریف و عرس و میلاد (مولانا احمد علی محدث سہارنپوری' مولانا رشید

احمد محدث گنگوہی)

○ المیلاد فی القرآن (مولانا علامہ محمد عالم آسی حافظ آبادی)

○ اثبات المولد والقیام (حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ترجمہ مولانا محمد رشید نقشبندی)

○ حسن المقصد فی عمل المولد (عربی امام جلال الدین سیوطیؒ ترجمہ اردو: پروفیسر محمد طفیل سالک)

○ اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تہامۃ (مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)

○ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم (مولانا شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی)

○ الارشاد الی مباحث المیلاد (مولانا محمد عالم آسی حافظ آبادی)

○ بیان المیلاد النبویؐ (عربی محدث ابن جوزی' اردو ترجمہ مفتی غلام معین الدین نعیمی)

○ الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ (نواب صدیق حسن بھوپالی)

○ برکات میلاد شریف (مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)

○ عید میلاد النبیؐ' قرآن و حدیث کی روشنی میں (صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی)

○ المیلاد النبویہ فی الفاظ الرضویہ (بفرمائش سید ایوب علی رضوی بریلوی)

○ میلاد النبیؐ (سید احمد سعید شاہ کاظمیؒ)

○ مسئلہ میلاد شریف (ڈاکٹر اے ڈی نسیم)

○ جشن میلاد النبیؐ کی شرعی حیثیت (پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

○ سراج منیر (سید غلام حسین مصطفےٰ رضا رضوی)

○ محفل میلاد' علماء امت کی نظر میں (مولانا محمد خان قادری)

○ میلاد مصطفےٰؐ (عربی' محمد بن علوی المالکی الحسینی) ترجمہ دوست محمد شاکر سیالوی

○ روح ایمان (علامہ سید محمود احمد رضوی)

○ میلاد النبیؐ (خادم رضا)

○ عظمت میلاد (ابونعمان خادم حسین۔)

○ رسول رحمت (مقالات مولانا ابوالکلام آزاد) ترتیب و اضافہ مطالب مرتبہ:۔ مولانا غلام رسول مہر' شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۰ء (اس میں میلادیہ روایات کے سلسلہ میں ابوالکلام آزاد نے جو بحث کی ہے۔ دو ابواب بعنوان "میلاد نبوی" اور "موضوع روایات" صفحہ نمبر ۳۸ تا ۵۴ پر مشتمل ہیں۔)

○ رسول الکلام فی بیان المولد والقیام (سید دیدار علی شاہ الوری)

○ مجمع البحور (مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ)

○ جشن بہاراں (پروفیسر محمد مسعود احمد) رضا اکیڈمی لاہور' ۱۹۸۸ء

○ الکلام المحمود فی مسئلہ المولود (مولوی احمد اللہ امرتسری)

ن الکلام فی اثبات المولد و القیام (فقیر محمد معصوم)

ر الرام فی تحقیق المولد القیام تعظیم سید الانام (سید رؤف احمد)

ل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ (مفتی محمد خان قادری ۱۹۹۲ء)

ر الروی فی المولد النبوی (ملا علی قاری)

النبی (حافظ ابن کثیر)

ر النبی فی مولد النبی (حافظ عراقی)

الاثار فی مولد النبی المختار (حافظ ناصر الدین دمشقی)

ف التعریف بالمولد الشریف (امام شمس الدین الجزری)

ی المولد الشریف (امام سخاوی)

النبی فی مولد النبی (حافظ عراقی)

النبی (حافظ ابن کثیر)

حواشی

۱۔ (حرف آغاز) فتح الودود فی اثبات المولود (مولوی محمد اعظم) ہلالی اسٹیم پریس، ص: ۸

۱۔ المیلاد النبوی (محدث علامہ عبدالرحمن بن ابی الحسن الملقب بہ ابن جوزی) مترجم علامہ غلام معین الدین نعیمی" ص: ۵۸

۲۔۳۔ اقتضاء الصراط المستقیم، ص: ۲۹۴۔۲۹۷ (بالترتیب)

۴۔ حسن المقصد فی عمل المولد (علامہ جلال الدین سیوطی") مترجم پروفیسر محمد طفیل سالک، ص: ۳۸

۵۔ حسن المقصد فی عمل المولد (امام علامہ جلال الدین سیوطی) مترجم پروفیسر محمد طفیل سالک ص:۔ ۳۸۔۳۹

۶۔ سبل الہدیٰ ج ۱، ص ۴۳۹

۷۔ فتاویٰ حدیثیہ، ص ۱۲۹

۸۔ ماہنامہ فیض الرسول، براؤن شریف، ضلع سدھارتھ نگر یو۔پی، اکتوبر ۱۹۸۹ء، ص :۔ ۱۸۔۱۹ (مضمون: میلاد مصطفیٰ کائنات کے لئے عظیم نعمت، محمد عبدالحکیم شرف قادری)

۹۔ الباعث علی انکار البدع والحوادث، ص: ۱۳/ محمد رسول اللہ (شیخ محمد رضا) ترجمہ از محمد عادل قدوسی، ص: ۳۲

۱۰۔ حسن المقصد فی عمل المولد (امام جلال الدین سیوطی) ترجمہ پروفیسر محمد طفیل سالک، ادارہ نعمانیہ، شاد باغ، لاہور ۱۹۹۰ء ص: ۱۹

۱۱۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ (علامہ مفتی محمد خان قادری) جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، ۱۹۹۲ء ص: ۷

۱۲۔ المواہب اللدنیہ (القسطلانی) ج: ۱، ص: ۲۷

۱۳۔ تشنیف الاذان (للشیخ محمد بن صدیق) : ص: ۱۳۶

۱۴۔ حسن المقصد فی عمل المولد (امام جلال الدین سیوطی") مترجم پروفیسر محمد طفیل

سالک' ص : ۲۹

۱۵۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور' عید میلاد النبیؐ نمبر ص : ۳۸۴ (مضمون۔ جشن میلاد النبیؐ از صاحبزادہ عابد حسین)

۱۶۔ انوار محمدیہ' ص : ۲۹

۱۷۔ حسن المقصد فی عمل المولد (امام جلال الدین سیوطیؒ) ترجمہ پروفیسر محمد طفیل سالک' ص : ۱۸

۱۸۔ انوار ساطعہ' ص : ۳۴' (بحوالہ المورد الروی)

۱۹۔ التنویر فی المولد السراج المنیر (امام عمر بن حسن محدث اندلسی) ص : ۵۳۴ / الارشاد الی مباحث المیلاد (مولانا محمد عالم آسیؒ حافظ آبادی)' ص : ۱۹

۲۰۔ اثبات قیام (محدث علامہ عثمان بن حسن دمیاطیؒ) ص : ۳ / برکات میلاد شریف (مولانا محمد شفیع اوکاڑوی) ص : ۱۹

۲۱۔ انسان العیون المعروف بسیرت حلبیہ (علامہ علی بن برہان الدین حلبی) ص : ۲۷ / برکات میلاد شریف (مولانا محمد شفیع اوکاڑی) ص : ۲۰

۲۲۔ اقامتہ القیامتہ عن طاعن القیام لبنی تہامتہ (امام احمد رضا خان بریلویؒ) ص : ۱۲

۲۳۔ برکات میلاد شریف (مولانا محمد شفیع اوکاڑی) ص : ۲۱

۲۴۔ اثبات المولد و القیام (شاہ احمد سعید دہلویؒ) مرکزی مجلس رضا' لاہور' ص : ۳۰

۲۵۔ اقامتہ القیامتہ علی طاعن القیام النبی تہامتہ (امام احمد رضاخان بریلویؒ) بزم رضویہ' باداہی باغ' لاہور ص : ۱۲

۲۶۔ سبل الہدیٰ ج : ۱' ص : ۴۴۱

۲۷۔ ایضاً ج ۱' ص ۴۴۲

۲۸ تا ۳۰ ۔ اثبات المولد والقیام (شاہ احمد سعید دہلویؒ) ص : ۳۲-۳۳

۳۱ تا ۳۳۔ اثبات المولد و القیام (حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی) مترجم: مولانا محمد رشید نقشبندی' مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۸۵ء ص : ۲۶-۲۷

۳۴۔ تا ۳۶۔ اثبات المولد و القیام (شاہ احمد سعید دہلویؒ) ص : ۳۳

۳۷۔ فیوض الحرمین (شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) ص : ۲۷ / برکات میلاد شریف' ص : ۷

۳۸۔ الدر الثمین (شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) ص : ۴۰ / برکات میلاد شریف ص : ۸

۳۹۔ اسلامی تقریبات (سید محمود احمد رضوی) ص : ۱۰۶-۱۰۷ / ماثبت من السنۃ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی)' ص : ۱۰۲

۴۰۔ اخبار الاخیار' (اردو) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ' ترجمہ: مولانا سبحان محمود و مولانا محمد فاضل' مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ' کراچی ص : ۶۲۴۔

۴۱۔ مقالات کاظمی (سید احمد سعید کاظمی) ج : ۱ ص : ۸۴

۴۲۔ الجامع الطیف فی فضل مکۃ و اهلها و بناء البیت الشریف بحوالہ القول الفیصل ص : ۱۳۵-۱۳۶

۴۳۔ اثبات المولد و القیام (شاہ احمد سعید مجددی دہلویؒ) ترجمہ: مولوی محمد رشید نقشبندی' مرکزی مجلس رضا' لاہور ۱۹۸۵ء' ص : ۲۱

۴۴۔ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم (شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی) ناشر: صاحبزادہ محمد ابوبکر نقشبندی' ناظم مکتبہ حضرت میاں صاحب شرقپور شریف' شیخوپورہ ص : ۷ تا ۱۱ (ملخص:)

۴۵۔ ازاقۃ الاثام لمعانعی عمل المولد و القیام (مولانا محمد نقی علی خانؒ) مطبوعہ: مطبع اہل سنت و جماعت بریلی (تاج فرق) ص : ۴۲' ۴۳

۴۶۔ شفا السائل' بحوالہ : اسلامی تقریبات (سید محمود احمد رضوی) مکتبہ رضوان' مور

ص: ۲۴-۲۵

۴۷۔ اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تھامۃ (مولانا احمد رضا خان بریلوی) ص: ۲۲-۲۳

۴۸۔ ایضاً ص: ۲۳

۴۹۔ ایضاً ص: ۲۴

۵۰۔ ایضاً ص: ۲۱

۵۱۔ ایضاً ص: ۲۲

۵۲۔ ایضاً ص: ۲۳

۵۳۔ ایضاً ص: ۱۰-۱۱

۵۴۔ ایضاً ص: ۲۴

۵۵۔ ایضاً ص: ۲۹، ۳۱ (بالترتیب)

۵۶۔ ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف بستی' یو۔ پی انڈیا' اکتوبر ۱۹۸۹ء' ص: ۱۰ (مضمون: "صبح شب ولادت)

۵۷۔ مولانا اسماعیل اور تقویت الایمان (حضرت زید ابوالحسن فاروقی مجددی") مرکزی مجلس رضا' لاہور' ۱۹۸۶ء' ص: ۹۹-۱۲۰

۵۸۔ مکتوبات امام ربانی (اردو ترجمہ مولانا محمد سعید احمد) دفتر اول' حصہ پنجم': مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی' ۱۹۷۱ء' ص: ۲۹ ۷

۵۹۔ ایک دوسرے مقام پر حضرت امام ربانی قدس سرہ نے تصریح فرمائی ہے کہ مولود خوانی اس صورت میں منع ہے جبکہ اس میں کوئی خلاف شرع چیز پائی جائے۔

۶۰۔ مکتوبات امام ربانی' ص: ۷۳۲-۷۳۳

۶۱۔ شمائل ترمذی (امام ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی) ترجمہ: سید امیر شاہ قادری' ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی' ۱۹۸۶ء' ص: ۵۹۵

۶۲۔ شمائل ترمذی' ص: ۵۹۴-۵۹۵

۶۳۔ ایضاً ص: ۵۹۵

۶۴۔ ایضاً ص: ۶۰۱

۶۵۔ مکتوبات امام ربانی' ص: ۷۳۰

۶۶۔ مسلک مجدد (میاں جمیل احمد شرقپوری) انجمن حزب الرسول شرقپور' ص: ۱۷

۶۷۔ مسلک مجدد ص: ۱۰

۶۸۔ المیلاد فی القرآن (علامہ محمد عالم آسی امرتسری) انجمن خدام الحنفیہ امرتسر' ۱۳۵۲ھ' ص: ۱۴ بحوالہ مکتوبات' جلد سوم' ص: ۷۲

۶۹۔ اثبات المولد والقیام (احمد سعید مجددی دہلوی) ترجمہ محمد رشید' مرکزی مجلس رضا' لاہور' ۱۸۹۵ء' بحوالہ مکتوبات جلد ثالث' ص: ۷۲۹-۷۲۷

۷۰۔ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم (عبدالحق محدث الہ آبادی) مکتبہ میاں صاحب شرقپور' ص: ۱۳۱

۷۱۔ فیصلہ ہفت مسئلہ (حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) ادارہ اسلامیہ کمالیہ (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) ص: ۳ تا ۷

۷۲۔ شمائم امدادیہ' ص: ۹۳

۷۳۔ فیصلہ ہفت مسئلہ و امداد المشتاق ر اسلامی تقریبات (محمود احمد رضوی) ص: ۲۳

۷۴۔ "البصیر" مجلہ ادبی اسلامیہ کالج چنیوٹ' شبلی نمبر جون تا دسمبر ۱۹۵۷ء (مضمون ڈاکٹر شیخ محمد عبداللہ) ص: ۳۴

۷۵۔ سبیل الرشاد' مرتبہ سید ممتاز علی' لاہور' ۱۹۳۴ء' ص: ۳۴-۳۵

۷۶۔ اقبال ریویو جولائی ۱۹۷۸ء' مضمون: محمد حنیف شاہد ص: ۷۶-۷۷

۷۷۔ ایضاً ص: ۷۷

۷۸۔ ایضاً ص : ۸۱

۷۹۔ آثار اقبال ' مرتبہ : غلام دستگیر رشید ' حیدر آباد دکن ۱۹۴۶ء ' بار دوم ' ص : ۳۰۵۔۳۰۹

۸۰۔ اقبال نامہ ' حصہ دوئم ' لاہور ' ۱۹۵۱ء ' ص : ۹۲۔۹۳

۸۱۔ اس موضوع پر مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو : میلاد شریف اور علامہ اقبالؒ مصنف سید نور محمد قادری مطبوعہ مجلس خدام اسلام ' لاہور

۸۲۔ فتاوی مظہری (مفتی محمد مظہر اللہ) ص : ۴۳۵۔۴۳۶

۸۳۔ الشمامۃ العنبریہ من خیر مولد البریہ (علامہ محمد صدیق حسن خان بھوپالی) ص : ۵

۸۴۔ الشہاب الثاقب (مولانا حسین احمد مدنیؒ) ص : ۶۷

۸۵۔ جیسا کہ متن میں ہے۔

۸۶۔ مسئلہ میلاد شریف ڈاکٹر الف۔ د۔ نسیم مکتبہ نظامیہ ساہیوال ۱۹۸۵ء ص : ۳۵

۸۷۔ میلاد النبیؐ (مجموعہ خطبات) مولانا اشرف علی تھانوی جمیلی کتب خانہ لاہور ص : ۱۲۰۔۱۳۱

۸۸۔ نشر الطیب (مولانا اشرف علی تھانویؒ) مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ ' کراچی ص : ۳۰۷

۸۹۔ فتاویٰ عبدالحئی (مولانا عبدالحئی لکھنویؒ) ج ۲ ص : ۲۸۳

۹۰۔ تقریظ برانوار ساطعہ ص : ۳۰۸

۹۱۔۹۲ تواریخ حبیب الٰہ (مفتی محمد عنایت احمد کاکورویؒ) ص : ۱۵

۹۳۔ تقریظ برانوار ساطعہ ص : ۳۴۳۔۳۱۵

۹۴۔ ماہنامہ "فیض الرسول" براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر ' یو۔ پی دسمبر ۱۹۸۹ء ص : ۳۲ (مضمون نگار : سید علیم اشرف)

۹۵۔ میلاد مصطفےٰ (محمد بن علوی المالکی الحسینی) مترجم دوست محمد شاکر سیالوی ' شرکت

حنفیہ گنج بخش روڈ ' لاہور ۱۴۰۳ھ ص : ۷ تا ۲۸ متفرق صفحات

۹۶۔ سیارہ ڈائجسٹ لاہور۔ نومبر ۱۹۷۳ء رسول نمبر جلد ۲ ص : ۳۶۰۔۳۶۱ (جشن میلاد النبی مضمون نگار : مولانا حسن مثنی ندویؒ)

۹۷۔ میلاد النبیؐ (مرتبہ رشید محمود) حصہ اول ص : ۸۵۔۸۶ (مضمون : پیغام میلاد)

۹۸۔ برکات میلاد شریف (مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ) ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۹۸۹ء ص : ۳

۹۹۔ ضیاء النبی (پیر محمد کرم شاہ) ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور ۱۴۱۳ھ جلد دوئم ' ص : ۴۲ تا ۵۷

۱۰۰۔ السیرۃ الحلبیہ ص : ۶۰۔۵۹ جلد اول

۱۰۱۔ الروض الانف جلد اول ص : ۱۸۴

۱۰۲۔ محمد رسول اللہ لابراہیم عرجون جلد اول ص ۱۰۲

۱۰۳۔ السیرۃ الحلبیہ جلد اول ص ۸۰

۱۰۴۔ تلمسان الجزائر کا ایک شہر ہے جو وہاں کی مشہور غلہ منڈی ہے (المنجد)

۱۰۵۔ شرح مسلم الامام النووی ' ص : ۲۸۵

۱۰۶۔ تہذیب الاسماء ص : ۳۲

۱۰۷۔ الروض الانف جلد : ۱ ص : ۱۸۱

۱۰۸۔ السیرۃ النبویہ زینی دحلان ' جلد ۱ ص ۴۷۔۴۸

۱۰۹۔ مدارج النبوۃ جلد : ۱ ص : ۳

۱۱۰۔ اشعۃ اللمعات ص : ۴۷۴

۱۱۱۔ سورۃ مائدہ ' ۱۵

۱۱۲۔ سورۃ احزاب ۵۶۔۵۷ ' ۱۱۳ سورۃ بقرۃ ۱۵۸

۱۱۴۔ سورۃ حج ۳۲

۱۱۵۔ تفسیر خازن و مدارک

۱۱۶۔ سورۃ مریم: ۱۵

۱۱۷۔ ابن اثیر اسد الغابہ ج ۱' ص ۲۲۔۲۳

۱۱۸۔ سورۃ آل عمران :۱۲۹

۱۱۹۔ سورۃ یونس :۵۸

۱۲۰۔ ترمذی شریف جلد ۲ ص :۲۰۱

۱۲۱۔ زرقانی ج ۱ ص ۲۷

۱۲۲ ابن کثیر میلاد مصطفیٰ ص : ۲۹۔۳۰

۱۲۳ بخاری شریف جلد ۱ ص : ۶۵

۱۲۴ اقامۃ القیامۃ ص : ۴۴

۱۲۵ قرۃ الناظر ص : ۱۱

۱۲۶ الدر الثمین ص : ۸

۱۲۷ موطا امام محمد ص : ۱۰۴

۱۲۸ مسلم شریف ج ۳ ص : ۷۱۸

۱۲۹ عیدوں کی عید (پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد) ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ لاہور ۱۹۹۲ء ص : ۲'۳'۴ (بالترتیب)

۱۳۰۔ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ (علامہ مفتی محمد خان قادری) جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور ۱۹۹۲ء ص : ۳۔۴

۱۳۱۔ میلاد النبیؐ (مرتبہ رشید محمود) ایوان نعت لاہور ۱۹۸۸ء حصہ سوئم ص : ۱۰۰۔۱۰۱ (مضمون: میلاد النبیؐ کا فلسفہ)

۱۳۲۔ اثبات المولد والقیام (حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی) مترجم: مولانا محمد رشید نقشبندی' مرکزی مجلس رضا لاہور' ۱۹۸۵ء ص : ۱۰۔۱۱

۱۳۳۔ ماہنامہ "نور اسلام" شرقپور اکتوبر ۱۹۹۰ء ص : ۱۱ (مضمون: بارہ ربیع الاول یوم عید کیوں ہے) مضمون نگار: علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی

۱۳۵۔ احسن الفتاوی جلد ۱ ص : ۳۷

۱۳۶۔۱۳۷ اثبات المیلاد (محمد شہزاد ملک مجددی) رضا لائبریری جامع مسجد حنفیہ غوثیہ' ۳۳۔ نسبت روڈ لاہور ص : ۳۰۔۴ (بالترتیب)

۱۳۸۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور جنوری ۱۹۹۵ء ص : ۸۸

۱۳۹۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور جنوری ۱۹۹۵ء ص : ۸۹۔۹۰

تمت بالخیر

ایک تاریخ - ایک ناول

صاحب طرز ادیب جناب اسلم راہی ایم اے کا شاہکار ناول

جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک دنیا کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔ جس کے بغیر آپ کی لائبریری مکمل نہیں ہو سکتی۔

قیمت حصہ اول	200 -00	ISBN 969 - 38-0501 -9
قیمت حصہ دوم	**200** -00	ISBN 969 - 38-0189 -x
قیمت حصہ سوم	250 -00	ISBN 969 - 38-0196 -6
قیمت حصہ چہارم	**200** -00	ISBN 969 - 38-0206 -3
قیمت حصہ پنجم	250 -00	ISBN 969 - 38-0247 -0
قیمت حصہ ششم	250 -00	ISBN 969 - 38-0266 -7
قیمت حصہ ہفتم	275 -00	ISBN 969 - 38-319 -1

بڑا سائز سفید کاغذ مضبوط جلد (5000) پانچ ہزار سے زائد صفحات اپنے آرڈر سے جلد از جلد مطلع فرمادیں۔

مکتبہ القریش اردو بازار ○ لاہور